تذکرہ نمبر 1: سید علاء الدین ہمدانی المعروف وڈا شہید بن سید کمال الدین بن سید سیف الدین

آپ کا نام سید علاء الدین ہمدانی تھا۔ آپ سید احمد قتال کی تحریک کو آگے لے کر بڑھے جو نسل بہ نسل آپ تک پہنچی۔ آپ کا ذکر ایک گورمکھی کتاب جا کا مؤلف گھمبیر سنگھ ہے میں ملتا ہے اور اس کے مطابق آپ ہندوؤں اور سکھوں سے لڑتے ہوئے بمقام تلہ گنگ شہید ہوئے۔ آپ کا قاتل کرتار سنگھ تھا۔ آپ عوام میں علاول مشہور ہوئے اور بعد شہادت وڈا شہید کہلائے۔ مقام جنگ و شہادت طلقا تھا۔ جو موجودہ تلہ گنگ سے قریباً سوا میل بجانب جنوب مغرب واقع ہے۔ آپ کا مزار طلقا قبرستان میں اب بھی ایک حویلی کے اندر موجود ہے۔ طلقا کی آبادی 1700 سو عیسوی میں تلہ گنگ منتقل ہوئی اور سرسری بندوبست سے پہلے اس کا نام طلقا کی مناسبت سے طلہ گنگ رکھا گیا۔ جو اب تلہ گنگ ہے۔ (سرکاری گزٹ کیملپور حال ضلع چکوال) (137) یہ مشن آپ کو آباؤ اجداد سے ملا جو نور الدین کمال کے بعد شاہ محمد جعفر سے ہوتا ہوا سید سیف الدین تک آیا اور پھر سید کمال الدین سے آگے دو بیٹے سید علاء الدین اور سید جان محمد۔ سید جان محمد علی گڑھ چلے گئے اور سید علاء الدین تلہ گنگ آگئے۔ آپ سادات ہمدانیہ میں اول تھے جو ہندستان آئے۔

تذکرہ نمبر 2: حافظ سید محمد ہمدانی المعروف حافظ سید بن سید علاء الدین ہمدانی المعروف وڈا شہید

صاحب سالار عجم سید عبدالرحمان ہمدانی نے صفحہ نمبر 186 پر تحریر کیا ہے کہ آپ اپنے والد کے شانہ بشانہ سکھوں سے لڑائی میں شریک تھے۔ والد ماجد کی شہادت کے بعد بہمراہ افغانان کشمیر و سرحد جو آپ کے خاندان کے معتقد تھے غالباً 1570 سن ہجری میں نقل مکانی کر کے قصور تشریف لے آئے۔ قصور کے اکثر علماء آپ کے شاگرد تھے۔ آپ کی تصانیف میں فتاویٰ، برہنہ کی مبسوط شرح ہے۔ آپ کا مزار شہر قصور کے بڑے قبرستان کے شمالی حصہ میں کھیم کرن جاتے ہوئے صدر دیوان سے آگے سڑک کے بائیں ہاتھ پر واقع ہے۔

تذکرہ نمبر 3: قاضی سید منور ہمدانی بن حافظ سید محمد ہمدانی

آپ مغل دور میں قصور کے قاضی تھے۔ آپ شریعت کے مطابق فیصلہ فرماتے تھے۔ قصور کے افغان سرداروں میں سے اکا زئی آپ کے مریدوں میں سے تھے۔ آپ صاحب ارشاد بزرگ تھے۔ مدفن قصور کے بڑے قبرستان میں شمال مغربی جانب ہیں۔

تذکرہ نمبر 4: سید شاہ محمد زاہد بن سید شاہ محمد قاسم ہمدانی

آپ بھی شاہان دہلی کی طرف سے قاضی مقرر تھے اور قاضی سعدالدین کے نائب تھے۔ علوم دینیہ اور عربی میں دست گاہ کامل رکھتے تھے۔ حافظ قرآن تھے۔ خط نسخ کے بھی ماہر تھے۔ آپ کا نقش نگین الھمہ اجعلنی زاہدتھا۔ حضرت بابا بلھے شاہ کے انتقال کے وقت علماء ان کے ظاہری حالات کی وجہ سے ان کی نماز جنازہ میں شرکت سے گریز کر رہے تھے۔ عمائدین شہر نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر حال بیان فرمایا تو آپ پر ایک رقت طاری ہوگئی آپ نے فرمایا: ''خود رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہیں تو پھر چوں چرا کی کیا گنجائش ہے۔'' پھر علماء نے آپ کی اقتداء میں نماز جنازہ ادا کی۔

تذکرہ نمبر 5: سید ہاشم شاہ خیر پوری بن سید شاہ محمد زاہد ہمدانی

آپ کی پیدائش کوٹ مراد خان قصور میں 1169 سن ہجری بمطابق 1752 عیسوی کو ہوئی۔ آپ ولی الکامل قادر الکلام شاعر اور فنافی اللہ تھے۔ کوٹ مراد خان کے جنوبی قبرستان میں کئی لوگوں نے آپ کو متفرق الاعضاء دیکھا۔ (138) بیعت اول اپنے سسر سید شاہ امان اللہ ہمدانی سے تھے اور بیعت ثانی سید محمد گیلانی سے تھے۔ آپ کا تذکرہ شاہ ولی اللہ محدث نے تحفۃ الامیر میں کیا ہے۔ نواب بہاول خان ثانی کے عہد 1198 سن ہجری میں آپ قصور سے خیر پور ٹامے والی بہاول پور ہجرت کر گئے۔ آپ کا انتقال 72 سال کی عمر میں 27 محرم الحرام 1241 سن ہجری بمطابق 1822 سن عیسوی میں خیر پور ٹامے والی میں ہوا۔ آپ کا مزار شہر کی مشرقی جانب چار دیواری کے اندر موجود ہے۔

تذکرہ نمبر 6: ڈاکٹر سید عبدالرحمان ہمدانی بن سید محمد شاہ ہمدانی مؤلف کتاب سالار عجم

آپ کی پیدائش 4 صفر 1344 ہجری بمطابق 25 اگست 1925 سن عیسوی کو خیر پور ٹامے والی بہاول پور میں ہوئی۔ آپ MBBS، MRCP، NRPC کی ڈگریاں رکھتے تھے۔ آپ نے سادات ہمدانیہ پر کتاب سالار عجم تحریر فرمائی جس کا دوسرا ایڈیشن جنوری 1990 کو ہوا اور کتاب ہذا کے لیے سالار عجم ایک مشعل راہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ اللہ آپ کر رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے۔ اس کتاب پر آپ کو ثقافتی قونصلیٹ اسلامی جمہوریہ ایران اسلام آباد سے اعزازی سرٹیفکیٹ بھی ملا۔ جو پیغام آشنا شمارہ 13-14 ربیع الثانی 1424 ہجری خرداد ماہ 1382 ش جون 2003 میں سرورق پر آپ کو یاد رکھا گیا ہے۔

میر سید کمال الدین حسین ہمدانی بن سید احمد ہمدانی بن ابوعلی عمر ہمدانی بن میر سید محمد ہمدانی بن میر سید علی ہمدانی

میر سید کمال الدین ہمدانی ہمایوں بادشاہ کے عہد میں وارد جلالی (ضلع علی گڑھ ہندوستان) ہوئے جبکہ مرزا حیدر دوغلت نے کشمیر میں سادات ہمدانیہ شیعہ اثناءعشری پر ظلم ستم کا دروازہ کھول دیا۔ جلالی میں آپ قاضی کی عہدے پر سرفراز ہوئے اور جامعہ مسجد حصار جلالی جس کو سلطان غیاث الدین بلبن نے بنایا۔ آپ کے انتظام میں رہی۔ آپ نے میر سید علی ہمدانی کے مشن کو جاری رکھا اور اورادفتیحہ کو رواج دیا اور تعزیہ داری اور علم داری شروع کی۔ (108) شاہ ہمدان کی اولاد سے یہ شاخ کولاب سے کشمیر اور کشمیر سے ہندوستان جلالی وارد ہوئی۔ جبکہ باقی شاخوں کا ذکر بعد میں آئے گا۔ آپ کی اولاد میں سے استاد قمر جلالوی نے آپ کی شان میں یہ قطعہ لکھا ہے۔

سید علی ہمدانی کے راحت جان ونورالعین
ہند میں تبلیغ دین کو گھر سے چلے تھے چھوڑ کے چین
قصبہ جلالی کے سیدان ہی کی اولاد میں ہیں
مورث اعلیٰ ہیں سب کے میر کمال الدین حسین

سادات ہمدانیہ جلالی ضلع علی گڑھ ہندوستان کے شجروں کو پہلی مرتبہ سید مکرم حسین مجتہد نے مرتب کیا اس کتاب کا نام نسب نامہ سادات جلالیہ المعروف خلاصہ الانساب کے فارسی زبان میں لکھی کتاب ہے۔ مکرم حسین مجتہد نے 1888 عیسوی بمطابق 1305 ہجری کو دنیا سے رحلت فرمائی۔ اس کتاب کے نسخے سادات جلالیہ ہمدانیہ کے پاس موجود ہیں۔ سید مکرم حسین مجتہد ہندوستان میں شیعہ مجتہد علماء میں سے تھے۔ آپ کا کمرہ مدرسۃ الواعظین لکھنو میں موجود ہے۔ آپ کی کتاب پر بعد میں حکیم سید کمال الدین حسین نے کام کیا اور اس فارسی کتاب کو اردو میں مرتب کر کے اس میں جدید اضافہ بھی کیا۔ اور اس کتاب کا نام اشجار الکمال رکھا۔ اس کو ادارہ ہمدانیہ امام باڑہ خیرات علی شاہ گڑھی علی گڑھ اتر پردیش ہندوستان نے شائع کیا۔ سادات جلالیہ کے جو شجرے اس کتاب میں پیش کیئے جا رہے ہیں وہ تمام اسی کتاب اشجار الکمال سے لیئے گئے ہیں جو کے مئولف کے بیٹے سید محمد عزیز الدین حسین ہمدانی نے فراہم کیے۔ سید عزیز الدین حسین رضا لائبریری رام پور کے ڈائیرکٹر بھی ہیں۔ مئولف کتاب ہذا سید قمر عباس الاعرجی نے موصوف سے رابطہ کیا اور اپنی کتاب انساب السادات الحسینی بھی رضا لائبریری میں بھیجی۔

پیچھے صفحہ نمبر85 سے اولاد میر سید کمال الدین حسین ہمدانی بن سید احمد ہمدانی بن ابوعلی عمر ہمدانی بن میر سید محمد ہمدانی بن میر سید علی ہمدانی

پیچھے صفحہ نمبر 92 سے
اولاد سید علاؤالدین حسین بن سید نظام الدین بن سید عطاء اللہ بن سید کمال الدین حسین
معزالدین
مجاہد
ولی محمد ← عزیز ← سید بلند ← سید حکیم ← سید محمد لعل ← سید محمد ماہر ← سید محمد شاہ ← سید امان اللہ ہمدانی ← حکیم قطب العارفین سید خیرات علی شاہ
سید بلند
سید حکیم
سید غلام مصطفیٰ
نور محمد
سید امین
سید موسیٰ ہمدانی
حکیم فخر الدین حسین
(آپ کی شادی دختر نواب محمد اکبر کڑہ جہاں آباد سے ہوئی)
حکیم عزالدین حسین
امین الدین حسین
سید بہار الدین حسین
جعفر حسین
زائر حسین
محمد شجاع الدین
سردار حسین
سید عزیز الدین حسین
سید محمد کمال الدین حسین عرف علی
سید محمد جمال الدین حسین عرف محمد
سید نثار احمد
سید محمد ریاض الحسنین
سید اولاد علی
سید محمد اعظم الدین حسین
سید ناصر الدین
زین الدین حسین
(گولی مار کراچی)
سید ضیاء الدین حسین
امین الدین
محمد ریاض الدین
محمد مسیح الدین
محمد معزالدین حسین
سید کمال الدین حسین
(مئولف کتاب اشجار الکمال)
سید محمد عزیز الدین حسین
شجاع الدین
اعظم الدین
ناصر الدین
فخر الدین
ضیاء الدین
امین الدین حسین
مسیح الدین
جمال الدین حسین
سادات ہمدانیہ عابدیہ نیو دہلی ہندوستان
سید اکبر
نور علی
سید مردان علی
سید حسین علی
علی حسین
نثار حسین
زائر حسین
انصار حسین
اکبر حسین
انوار حسین
اصغر حسین
یاور حسین
(گولی مار کراچی میں مقیم ہیں)
مراد علی
صمصام علی
قربان علی
سید نذر حسین
بختیار حسین
اختر عباس
ظفر عباس
اظہر حسن
مرغوب حسن
سید محمد نظیر الحسن
سادات ہمدانیہ عابدیہ جلالی علی گڑھ ہندوستان

پیچھے صفحہ نمبر 92 سے
اولاد سید جان محمد بن سید کمال الدین حسین ہمدانی بن سید احمد ہمدانی (آباد محلّہ جانان علی گڑھ ہندوستان)
سید محمد ← سید شیخ محمد ← سید شعیب ہمدانی
سید بدرالدین ہمدانی
سید صدرالدین ہمدانی
سید عبداللہ ہمدانی ← سید ہاشم ہمدانی ← سید لعل ہمدانی ← سید حسین ہمدانی
سید شرف الدین المعروف شاہ پیرن
سید ارادت اللہ
سید غلام
علی مرادن
قدرت اللہ
سید سیف علی
سید عظمت علی ← نواز ش علی
عاشق حسین
دین محمد ← سید آڑا ← سید حسین
سید روح اللہ
(اولاد صفحہ نمبر 95 پر ہے)
شاہ غیاث الدین
شاہ محمود
سید علی اکبر
علاؤالدین ہمدانی
سید علی رضا شاہ ہمدانی
سید ہدایت علی
سید قسمت علی
محمد علی
سید عاشور علی
گوہر علی
سید ھادی علی
سید حمزہ علی ← سید نیاز حسین شاہ
سید وصی علی
سید فرزند حسین شاہ
سید نقی
سید محمد عسکری عرف ولی
سید مہدی علی
سید تقی علی
فیاض حسین
عابد حسین
سید ھادی حسن عسکری
سید ضیغم عباس
سید حسن عسکری
وصی الحسن
رضی الحسن
مظہر حسین
عبداللہ شاہ
محمد عسکری
ھادی حسن
حسن عسکری
تقی الحسن
زوہیر عباس
جعفر عسکری
حیدر عسکری
علمدار عسکری
غضنفر عباس
مظفر عباس
اعجاز حسین
اکرم حسین شاہ
سادات عابدیہ علی گڑھ مسکونہ جلالی
اظہر حسین
نبی حسین شاہ
سادات ہمدانیہ میرٹھ ہندوستان
سید ارجمند حسن
امیر حسن
محمد اسماعیل حسن
شبر حسن
محمد ابراہیم حسن
سید شبیر حسین شاہ
سید دلبند حسن عرف دلبر ہمدانی
اختر حسن
صفدر حسن
حیدرآباد سندھ پاکستان
سید سرفراز شاہ
سردار حیدر
وقار حیدر
اعجاز حسین
محمد حیدر
کرنل مظفر حسین ہمدانی
فرزند حسین
سادات ہمدانیہ جھنگ بورے والا پاکستان

پیچھے صفحہ نمبر 94 سے
اولاد سید روح اللہ بن سید حسین بن سید آڑا بن دین محمد بن سید شرف الدین شاہ پیرن
سید امیر اللہ
سید لطیف اللہ
سید عظمت اللہ
حامد علی
رونق علی
اشفاق علی
ممتاز علی
سراج علی
سید طاہر علی
سید جعفر علی
سید تصدق علی
سید تصدق محمد
بدر الحسن
سعید الحسن
شمس الحسن
سراج الحسن
معراج الحسن
سید حسن
اخلاق علی
مہدی حسن
محمد اسحاق
سید ریاض الحسن
سید مصطفیٰ حسن
نسیم الحسن
کوثر حسن
اخلاق علی
زیشان حسن
شہنشاہ حسن
مسلم حسن
پرور حسن
ظہور مہدی
وقار مہدی
محمود الحسن
محفوظ الحسن
محسن حسن
مسعود الحسن
محمد صابر
محمد مہدی
اسد عباس
علی عباس
سمیع اللہ
مہدی علی
محمد کاظم
سید وزیر اللہ
سید حفیظ اللہ
سید وصی اللہ
سید علیم اللہ
باقر حسین
سید فصیح اللہ
عنائیت حسین
سخاوت حسین
شفاعت حسین
اطاعت حسین
شجاعت حسن
امجد حسین
عظمت حسین
ابن حسن
عزیز الحسن
رضا حسین
حفیظ الحسن
زائر حسن
آل حسن
عنائیت حسین
سید درے حسن
باقر حسین
نفیس الحسن
طاہر حسین
قلب عباس
رضا عباس
شمیم عباس
قسیم عباس
مظہر حیدر
ظفر حیدر
اظہر حیدر
سادات عابدیہ گولی مار کراچی
فدا حسین
محمد حسین
آل عابد
آل محمد عابدی
اخلاق حسین
سید محمد مہدی
محمد حسنین
محمد سبطین
محمد علی
محمد حیدر
آل احمد
آل حیدر
جرار حیدر
ذوالفقار حیدر
دلشاد حسین
معجز حسین
مصحف حسین عابدی
ذاکر حسین
افسر حسین
ناصر حسین
عشرت حسین
سادات عابدیہ ہمدانیہ مسکونہ جلالی علی گڑھ ہندوستان

پیچھے صفحہ نمبر 92 سے
اولاد سید مخدوم بن سید کمال الدین حسین ہمدانی بن سید احمد ہمدانی بن سید ابو علی عمر بن میر محمد ہمدانی
سید مبارک ہمدانی
سید ابوالفضل ہمدانی
(اولاد صفحہ نمبر 97 پر ہے)
سید سرور
محمد نورالدین
سید مدراسی
سید زمان؟
سید احمد
عبداللہ
سید محمد معظم
سید مدن
عبید اللہ
سید نعمت اللہ
سید روح اللہ
سید غلام مرتضیٰ
سید احمد
سید بخش علی
سید اعظم
امجد علی
سرفراز علی
محمد حسن
ابوالحسن
سید مطیع اللہ
سید امان محمد
مبارک ثانی
سید ہمایوں
شاکر علی
احمد علی
سید عظمت اللہ
ظہور علی
سید کام بخش
حیدر بخش
سید گنوری
سید فتح علی
ولایت علی
مقصود علی
حسین بخش
تراب علی
سید سیف اللہ
نعمت اللہ
محمد حسین
نائب علی
برہان علی
سید عرفان علی
امداد علی
مزمل حسین
تجمل حسین
سرور حسین
توکل حسین
اجلال حسین
اقبال حسین
نبی بخش
احمد بخش
محمد بخش
عاشق حسین
ناصر بخش
محمد اعظم
ہمدان علی
عمران علی
فرمان علی
برہان علی
محمد علی
حیدر حسن
سید حسین
کنیز عباس
غلام حسین
جعفر حسین اول
علی حسین
محمد حسین
صادق حسین
افضال حسین
مبارک حسین
رفاقت حسین
ظہور عالم
اقبال حسین
ابرار حسین
یاور حسین
محمد عباس
حیدر عباس
ناصر عباس
محمد سبطین
محمد ثقلین
جاوید حسین
محمد حیدر
علی حیدر
اسد حیدر
شبیہ حیدر
وصی حیدر
ذوالفقار حیدر
از کتاب شجرہ طیبہ از سید فاضل موسوی خلخالی زادہ صفحہ 86
سادات ہمدانیہ عابدیہ جلالی علی گڑھ اتر پردیش ہندوستان

پیچھے صفحہ نمبر 96 سے
اولادسید ابوالفضل بن سید مخدوم بن سید کمال الدین حسین ہمدانی
سید ایوب
سید درویش
سید اہل
سید منگی
سید ہشوا؟
سید طالے محمد
سید مراد علی
عباس علی
سید گل محمد (پھولن)
سید عبدالرزاق
سید علی اکبر
سید علی اصغر
سید قطب
سید شاہ محمد
سید رستم
فضل علی
سید مائی
رحمت علی
سید بھیکا
دین محمد
سید عباداللہ
سید غلام عباس علی
سید عیاض الدین
سید سعداللہ
معین الدین
سید فتح اللہ
سید عطاءاللہ
سید ضیاءاللہ
ہدائیت اللہ
ثناءاللہ
لطف اللہ
حکمت اللہ
غیرت اللہ
امان اللہ
قسمت اللہ
رحمت اللہ
برکت اللہ
خورشید علی اول
باقر علی
عسکر علی
اصغر علی
اختر علی
اقبال حسین
افضال حسین
محمد عباس
علی عباس
اصغر عباس
حیدر عباس
ظفر عباس
اختر عباس
حسن عباس
حسین عباس
احسان محمد
سید مگلی؟
قادر بخش
یوسف
الٰہی بخش
نجات علی
ظہور علی
واجد علی
سید محمد مہدی
سید محمد عابد
سید محمد تقی
سید حسین
قربان حسین
عزیز الدین
سید شریف الحسن
سید محمد تقی
سید محمد ذکی
محمد مرتضیٰ
زاہد حسین
نجم الحسن
محمد اصطفیٰ
محمد مہدی
محمد مصطفیٰ
محمد ھادی
جعفر علی
باسط علی
خورشید علی ثانی
سید علی اظہر
رئیس قریہ جلالی
عاشق علی
ناصر علی
حکمت علی
علی باقر
علی ناصر
لائق علی
صادق علی
عاشق علی
سید شہزاد رضا
الفاضل سید شہریار
رضا مقیم قم
شجرہ طیبہ صفحہ 86
قمر عباس
نیئر عباس
انور عباس
بدر عباس
امین الدین
معصوم علی
وزیرالدین
یاور علی
فدا علی
فرزند علی
ابوالقاسم
محمد عارف
(پاکستان ہجرت کی)
محمد عسکری
ضرغام علی
اکرام علی
مقبول حسین
مولوی اولاد حسین
نیاز حسین
ضیغم علی
سید موسیٰ رضا
سید محمد یحییٰ
سید ظفر عباس
انوارالسادات از
سید ظفر یاب ترمذی صفحہ 534

پیچھے صفحہ نمبر 92 سے
اولاد سید امیر بن سید کمال الدین حسین بن سید احمد ہمدانی
سید محمد اکرم
سید عاصم
سید محمد صادق
سید محمد عبدل العزیز
سید اسلام
سید فتح محمد
سید حسن علی
سید بہادر علی
حفظ علی
محفوظ علی
کریم بخش
اوصاف علی
باقر علی
افسر علی
ذاکر علی
نثار علی
اقبال حسین
ظل حسین فضا
اوصاف علی
حفظ علی
افسر
ذاکر حسین عابدی
اوصاف
باقر رضا
سید مراد؟
سید عظمت اللہ
سید امیر ثانی
سید مہر ہمدانی
سید کرم ہمدانی
سید رحم علی
شفاعت محمد
فیض محمد
ایاز محمد
علی بخش
سید عنائیت علی
مولوی سید ابراہیم
آل محمد
ولی محمد
عالم علی
سید محمد حسین
ضیاء محمد
ریاض محمد
نبوت محمد
رضا محمد
طفیل محمد
رسالت محمد
نیاز محمد
سخاوت محمد
عون محمد
ابو محمد
حسنین محمد
عطاء محمد
اصغر محمد
منور محمد
انور محمد
غضنفر محمد
احسان محمد
مظفر محمد
تصور محمد
تصدق محمد
صغیر محمد
اعتقاد محمد
گل ریاض محمد
علمدار محمد
صغیر محمد
ذوالفقار محمد
ولی محمد
شفیع محمد
وصی محمد
تقی محمد
ضیاء محمد
قیصر محمد
ضرغام حیدر
ضیغم حیدر
یوسف حیدر
آصف حیدر
عارف حیدر
عاقل حیدر
اسد عباس
دانش حیدر
عادل حیدر
عامر حیدر
از کتاب اشجار الکمال صفحہ 318,319,320
سادات ہمدانیہ عابدیہ جلالی علی گڑھ ہندوستان

مختصر تذکرہ اجداد سید سخی سلطان احمد شاہ بلاول نوری الحسینی الہمدانی

تذکرہ سید احمد کبیر الدین بن سید نور الدین کمال بن سید احمد قتال

آپ کا نام احمد، لقب کبیر الدین اور کنیت ابو طالب تھی۔ آپ کی والدہ سیدہ بصری بنت سید محمود یمانی تھیں۔ آپ کی پیدائش ماوراالنہر میں ہوئی۔ آپ کی زندگی بدخشان، ہمدان، رے، مدینہ، کوفہ اور مشہد کے سفر میں گزری۔ آپ نے اپنے بیٹے میر سید علی المعروف سیاہ پوش ہمدانی کو وصیت کی کہ مقررہ تاریخ پر بچوں سمیت وطن مالوف ہمدان ہجرت کر جائیں۔ میں مقررہ تاریخ تک پہنچ جاؤں گا۔ مگر پہنچ نہ سکے آپ کے بیٹے آپ کی وصیت کے مطابق ہمدان چلے گئے۔ آپ فرغانہ، بخارا، ختلان کے عقیدت مندوں جو شاہ ہمدان کے ماننے والے تھے کے روحانی مرشد تھے۔ (صدری روایت) آپ کا انتقال 42 سال کی عمر میں ماوراالنہر کے کسی علاقے میں ہوا آپ کی اولاد میں میر سید علی سیاہ پوش، سید حمزہ اور سید عباس شامل ہیں۔

تذکرہ میر سید علی ہمدانی المعروف میر سیاہ پوش بن سید احمد کبیر الدین

آپ کا نام علی، لقب سیاہ پوش، کنیت ابوعبداللہ ہے۔ آپ کی والدہ سیدہ زلیخا بنت سید ابراہیم تبریزی تھیں۔ آپ کی پیدائش ماوراالنہر میں ہوئی۔ آپ صاحب خوارق العادات اور حامل علم لدنی تھے۔ وجہ تسمیہ سیاہ پوش اس لیے تھی کہ تا حیات غم حسین ابن علی علیہ السلام میں سیاہ لباس میں ملبوس رہے۔ اولاد امیر کبیر سید علی ھمدانی میں آپ ہی تھے جو باقاعدہ ہمدان میں سکونت کے لیے ماوراالنہر سے ہجرت کر گئے۔ آپ کے بھائی حمزہ اور عباس کی اولاد بلخاب میں ہے۔ مگر آپ اپنے والد کی وصیت پر ہمدان چلے گئے اور 63 سال کی عمر میں وفات پائی۔ آپ اپنے اجداد کے معبد گنبد علویان میں دفن ہوئی جہاں آج بھی مزار مرجع خلائق ہے۔ آپ کی اولاد میں سید جمال الدین حسین، باقر، طلحہ، زبیر، سامحہ شامل ہیں۔

تذکرہ سید جمال الدین حسین بن سید علی المعروف سیاہ پوش

آپ کا نام جمال الدین لقب حسین اور کنیت ابوعبدالرحمان تھی۔ آپ کے والدہ سیدہ سکینہ بنت سید عبدالرحمان تبریزی تھیں۔ آپ کا مولد ہمدان ہے۔ آپ نے 40 سال کی عمر میں وفات پائی اور باغ علی میں دفن ہوئے۔ آپ کی اولاد میں سید محمود ہمدانی، سید محبؒ اور سید عبدالرزاق شامل ہیں

تذکرہ میر سید محمود ہمدانی بن سید جمال الدین حسین بن سید علی سیاہ پوش

آپ کی ولادت ہمدان میں ہوئی۔ نام محمود، کنیت ابویوسف، والدہ سیدہ رحیمہ بنت سید سلیمان ترمذی تھیں۔ آپ نے 51 سال کی عمر میں وفات پائی اور باغ علی میں دفن ہوئے۔ اولاد میں میر سید شاہ حسین، زکریا اور جعفر ہیں۔

تذکرہ میر سید شاہ حسین ہمدانی بن میر سید محمود ہمدانی بن سید جمال الدین حسین

آپ کا نام حسین، کنیت ابومحمد، والدہ سیدہ زلیخا بنت سید اعظم مشہدی تھیں۔ مولد ہمدان۔ آپ شاہ ہمدان کے سلسلہ طریقت سے بھی منسلک تھے اس لیے مشہد میں سید عبد اللہ برزش آبادی المشہدی کی اولاد کے ہاں آتے جاتے تھے۔ آپ کی والدہ بھی ان کی اولاد میں سے تھیں۔ آپ کی وفات 108 سال کی عمر میں ہوئی اور آپ کو باغ علی میں دفن کیا گیا۔ آپ کی اولاد میں سید شاہ فتح اللہ، موسیٰ اور عبدالرحیم ہیں۔

تذکرہ شاہ سید فتح اللہ ہمدانی بن میر سید شاہ حسین ہمدانی

آپ کا نام فتح اللہ، کنیت ابوحنیف، والدہ سیدہ زینب خاتون بنت سید بدر الدین قذوینی تھیں۔ 47 سال کی عمر میں وفات پائی اور باغ علی میں دفن ہوئے۔ اولاد میں

سید شاہ نور اللہ، سید علی محمد اور سید شرف شامل ہیں۔

تذکرہ شاہ سید نور اللہ بن شاہ سید فتح اللہ ہمدانی

آپ کا نام نور اللہ، کنیت ابوجعفر، والدہ سیدہ رابعہ بنت سید محمد بلخی، پیدائش ہمدان، آپ 59 سال کی عمر میں وفات پا گئے اور باغ علی میں دفن ہوئے۔ اولاد میں سید زبیر ہمدانی، سید قاسم، عبدالرحمان، محبّ اور احمد شامل ہیں۔

تذکرہ شاہ سید زبیر ہمدانی بن شاہ سید نور اللہ ہمدانی

آپ کا نام زبیر، کنیت ابو طالب، والدہ زلیخا بنت عبدالرزاق مشہدی تھیں۔ مولد ہمدان 57 سال کی عمر میں وفات پا گئے اور باغ علی میں دفن ہوئے۔ آپ کی اولاد میں سید اسماعیل ہمدانی، سید اکبر ہمدانی اور سید احمد ہمدانی ہیں۔

تذکرہ سید اسماعیل ہمدانی بن شاہ سید زبیر ہمدانی بن شاہ سید نور اللہ ہمدانی

آپ کا نام اسماعیل، کنیت ابواسحاق، والدہ سیدہ زلیخا بنت سید احمد مشہدی تھیں۔ مولد ہمدان، احمد کرخی نے سیر المتاخرین میں لکھا ہے: ''ترک حاکم بیجاپور محمد عادل شاہ کی وفات کے بعد جب اس کے بیٹے علی عادل دوئم اور ولی عادل کے درمیان تخت نشینی کا جھگڑا ہوا تو علی عادل کے بھائی ولی عادل نے اس کے قتل کا حکم سنایا تو علی عادل ہمدان میں سید اسماعیل کے ہاں پناہ گزیں ہوا بعد میں جب اس نے بیجاپور کا تخت حاصل کیا تو سید اسماعیل کو ہندستان آنے کی دعوت دی (120) جو آپ نے قبول نہ کی اور اپنے بیٹے سید احمد شاہ بلاول کو بھیج دیا۔ تاہم تاریخ فرشتہ کے مطابق اس خاندان کا ایک فرد پہلے بھی ہندستان آیا جن کا نام میر صالح ہمدانی تھا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بیجاپور کے حکمران سادات حسینیہ ہمدانیہ کے معتقد تھے۔ آپ کے اولاد میں سید احمد المعروف شاہ بلاول، سید محمد مقیم، سید محسن، سید عبدالرحمان اور سید محمد جعفر شامل ہیں

تذکرہ سید سخی سلطان احمد شاہ بلاول نوری الحسینی الہمدانی بن سید اسماعیل ہمدانی

آپ کا نام سید احمد ہمدانی، کنیت ابومحمد اور لقب سلطان شاہ بلاول نوری ہے۔ آپ کی والدہ سیدہ سلطان خاتون بنت سید احمد رومی تھیں۔ مولد ہمدان، آپ کا شجرہ یوں ہے سید سخی سلطان احمد شاہ بلاول نوری بن سید شاہ اسماعیل ھمدانی بن سید شاہ زبیر ھمدانی بن سید شاہ نور اللہ ھمدانی بن سید شاہ فتح اللہ ھمدانی بن سید شاہ حسین ھمدانی بن سید شاہ محمود ھمدانی بن سید جمال الدین حسین بن سید علی المعروف میر سیاہ پوش بن سید احمد کبیر الدین بن سید نور الدین کمال بن سید شاہ احمد قتال بن میر سید حسن ھمدانی بن میر سید محمد ھمدانی بن قطب الاقطاب میر سید علی ھمدانی المعروف شاہ ھمدان بن سید شاہ امیر شہاب الدین سیاہ بزاش بن میر سید محمد الباقر حسینی بن میر سید علی الاکبر الوندی بن میر سید یوسف الحسینی بن میر سید محمد شرف الدین بن میر سید محمد محبّ اللہ بن ابوالکامل میر سید جعفر بلخی بن میر سید عبداللہ بلخی بن میر سید محمد اول جلا آبادی بن ابوالقاسم میر سید علی جلا آبادی بن ابومحمد حسن الامیر بن ابا عبداللہ الحسین بن امام زادہ جعفر الحجۃ بن امام زادہ ابوعلی عبید اللہ الاعرج بن امام زادہ ابا عبداللہ حسین الاصغر بن امام علی زین العابدین السجاد علیہ السلام بن سید الشہداء امام حسین علیہ السلام بن امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام

آپ کے شجرے کے مصادر میں سب سے پہلے کتاب المعقبین من اولاد امیر المومنین از سید یحیٰی نسابہ متوفی 270 ہجری صفحہ نمبر 98 کتاب سرالانساب العلویہ از نصر بخاری کتاب المجدی از عمری کتاب عمدۃ الطالب از جمال الدین احمد صفحہ 283 تا 304 سراج الانساب صفحہ 159 اساس الانساب الناس از سید جعفر الاعرجی انساب الطالبین از ڈاکٹر عبدالجواد کتاب شجرہ طیبہ از سید فاضل الموسوی الصفوی خلخالی زادہ صفحہ نمبر 84 مطبوعہ الصدر قم اسلامی جموریہ ایران شامل ہیں۔ آپ کی زندگی کے بارے میں کتاب انساب السادات الحسینی میں کچھ خاص نہیں لکھا گیا۔ کیونکہ مقام روائیتوں پر اکتفا کیا گیا۔ مگر اب آپ کی زندگی کے بارے میں کتاب سید عبدالرحمان ہمدانی المعروف رضا شاہ کی تحقیق پیش کی جاری ہے۔ جو ہندوستان اور ایران کی مستند کتابوں سے اخذ کی گئی ہے۔ ہم اس کو من وعن اپنی کتاب میں شامل کررہے ہیں اور وہ اس شامل کررہے ہیں جو سلطان سید احمد ہمدانی المعروف شاہ بلاول سے مخصوص ہیں۔

کتابیات

1۔ بندوبست ثانی 1877ء تاریخ جہلم مسٹر راٹرب جارج ٹامسن سیٹلمنٹ افسر ضلع جہلم آریہ پریس لاہور منشی سا لگ رام

2۔ سرکاری رپورٹ از مرزا احمد بیگ پرگنہ تلہ گنگ از 1875ء تا 1876

3۔ سرکاری رپورٹ از منشی ڈھیر ومل پرگنہ تلہ گنگ 1876ء تا 1877

4۔ تاریخ کوہستان محل از لالہ دنی چند 1899ء

5۔ سکھا شاہی از رگھبیر سنگھ 1901 امرتسر

6۔ تاریخ بیجاپور از نورالدین بدری 1796

7۔ تاریخ عادل شاہی از رفیق عادلی 1802

8۔ تاریخ کشمیر از ملا صمد کشمیری

9۔ تاریخ کبیر کشمیر از ابو محمد حاجی محی الدین مسکین

10۔ تاریخ اشارک از علی جعفر شمس

11۔ سفینۃ الاولیاء از شہزادہ داراشکوہ

12۔ خزینۃ الاصفیاء از مفتی غلام سرور 1914

13۔ سیر الاولیاء از محمد مبارک دھلوی دہلی 1884

14۔ زبان اعوان کاری از مسٹر واکر 1902ء بحوالہ پنجاب دیاں بولیاں از دیوان گنڈہ سنگھ سوہنا 1889ء

15۔ سوانح حیات مہاراجہ رنجیت سنگھ از رانا گوبند سنگھ سری

16۔ تاریخ ایران از محمد بن حیدر

17۔ سرکاری گزٹ 1880ء از ایڈورڈ جارج دیں

18۔ اعونان دا مذہب از قاضی عمر نعمانی 1940ء

19۔ زادالاعون نورالدین سلیمانی

20۔ باغ سادات از تجمل حسین

21۔ ہم اور ہمارے اسلاف از ڈاکٹر سید عبدالرحمٰن ہمدانی

سید احمد ہمدانی المعروف سید سلطان بلاول دندہ

سید احمد ہمدانی کی تاریخ ولادت

سید احمد ہمدانی کی تاریخ پیدائش میں اختلاف ہے۔خاقانی لکھتا ہے کہ سولویں صدی کے وسط میں ہوئی۔مگر قیاس یہ ہے کہ جب آپ شہزادہ اکبر بن اورنگ زیب کے ساتھ 1685ء کے شروع میں بیجاپور ریاست میں تشریف لائے تو آپ کی عمر مطابق تحریر بدری تیس سال تھی۔اس حساب سے 1655ء ہی ہوسکتی ہے۔

مقام ولادت

آپ ایران کے مشہور شہر ہمدان میں پیدا ہوئے یہ وہ آبادی ہے جن کی بنیاد کیقباد بن زاب کیانی نے 742 قبل مسیح رکھی۔ملکہ مڈیا نے قریباً بیس سال تک آپنا دارالخلافہ بنایا۔اس کے گردنواح کو کوہ الوند کی ندیاں سیراب کرتی تھیں۔اس کا رقبہ ایک فرسخ مکعب تھا اور ارد گرد بڑی مستحکم شہر پناہ تعمیر تھی۔اس خوزرستان کے مشہور شہر کو سب سے پہلے حدیفہ گورنر حضرت عمرؓ نے 642ء میں فتح کیا۔اسی سال ہمدان کے گورنر خسر و سوم نے بغاوت کردی۔تو پھر دوبارہ نعیم بن مقرن آیا اور فتح کیا۔یہ شہر حضرت علیؑ کے قبضہ میں بھی رہا۔ان کی طرف سے محف بن سلیم گورنری کے فرائض کرتا رہا اس شہر نے کئی دور دیکھے جو میں نے بوجہ طوالت پر تحریر نہیں کئے۔تاریخوں میں مکمل لکھے گئے ہیں۔(تاریخ اسلام شوق)

ایران کی مذہبی حالت

آپ نے اپنی جوانی ایران کے بادشاہ سلیمان صفوی ☆1667ء تا 1694 کے عہد میں بسر کی۔خاندان صفوی کا دستور تھا کہ جو اس زمانہ میں بڑا عالم ہوتا اس کو شیخ الاسلام مقرر کر کے تمام بادشاہی میں اس کے احکام نافذ کرتے اور جب رسم تاج پوشی ادا ہوتی تو یہی ان کے سر پر تاج رکھتے۔سلیمان صفوی کے زمانے میں شیخ الاسلام اور نائب امام ملا آقا حسین خوانساری تھا۔اس نے تمام ملک میں اپنے کئی نائب مقرر کئے ہوئے تھے۔جن کی تحویل میں مساجد ہوتی تھیں۔ان دنوں آقا محمد قلی ہمدان شہر کے نائب شیخ الاسلام تھے۔جامع مسجد میں باجماعت نماز بھی پڑھاتے اور اقرآن وحدیث کا درس بھی دیتے۔اس زمانہ میں شیعہ مذہب کا عین عروج تھا۔یہ تین گروہ میں بٹا ہوا تھا۔اثنا عشری۔شافعی المذہب اور شش امامیہ اکثریت شیعوں کی تھی۔

☆ سلیمان صفوی بن عباس ثانی بن صفی بن سام بن طہماسپ اول صفوی بن شاہ اسمٰعیل صفوی بن سلطان بن شیخ جنید بن صدرالدین بن ابراہیم بن خواجہ علی بن صدرالدین اول بن صفی الدین ان کا شجرہ امام موسیٰ کاظم بن امام جعفر صادق سے ملتا ہے۔

ہمدان کیوں چھوڑا

سلیمان صفوی نے اپنے لڑکے سلطان حسین صفوی کو ملا محمد باقر المجلسیؒ الاصفہانی مصنف بحار انوار کی شاگردی میں دیا۔شہزادہ روز آتا۔مذہبی درس وتدریس میں دلچسپی لیتا۔جلد ہی تاریخ اور شرعی علوم میں عبور حاصل کرلیا۔ملا نے سلطان حسین صفوی کے کردار پر اپنی مہر ثبت کرنی چاہی مگر اس کے دماغ سے غرور نہ نکال سکا۔وہ اس پہاڑ کی مانند

ہوگیا۔ جس کے سطح دلکش اور خوش رنگ پھولوں سے ڈھکی ہوئی ہو۔ اور باطن میں غرور کا لاوہ ابال کھا رہا ہو۔ اس کو تقریر کرنے کا از حد شوق تھا۔ جب شرعی فلسفہ پر بحث کرتا تو ملا مجلس جھوم اٹھتے جب عملی قدم اٹھاتا تو عوام سمجھ نہ پاتے اس متضاد قول وفعل کی جنگ نے عوام کے دلوں میں ایک ایسی نفرت انگیز آگ سلگا دی جو اندر ہی اندر اپنا کام کرتی رہی۔

حسین خوانساری شاہی اصفہانی مسجد کے خطیب اعلیٰ تھے۔ جب یہ باجماعت نماز پڑھاتا تو شہزادہ اسی وقت الگ تھلگ نماز شروع کر دیتا۔ ابھی زیارت پڑھائی جا رہی ہوتی یہ غسل میں مشغول ہو جاتا۔ اگر اتفاقیہ ملا غیر حاضر ہوتا تو ابھی آدھی اذان باقی ہوتی یہ نماز پڑھنے لگتا۔ (بدری)۔ اس کے عجیب وغریب حرکات کو حسین خوانساری روز دیکھتا مگر خاموش تھا گویا اسلامی اصولوں کو بادشاہ کی خوشنودی پر قربان کر رہا تھا۔ نہ لوگوں سے کہتا نہ نمازی شکایت کرتے۔ خاندان بویہ نے ایران میں شیعت کی باقاعدہ بنیاد رکھی تھی۔ 785 سال تک مساجد اثنا عشر سیاست ملکی سے الگ رہی مگر اس شہزادہ نے ساڑھے سات صدی کی مذہبی تعلیم کو آپنی انوکھی اختراع کے نذر کر دیا۔ کسی میں اخلاقی جرت نہ تھی کہ ولی عہد کے موجودہ عمل پر اعتراض کرتا جب بادشاہ کا بیٹا ممبر پر وعظ کرتا تو عوام نعرے لگاتے۔ مصائب پڑھتا تو مومن روتے پیٹتے۔ جب اس نے اپنی تقریر کا اثر اس قدر دیکھا تو قسم قسم کے دعوے کرنے لگا۔

۔۔۔۔۔علی نے مجھے جنت لکھ دی۔۔۔۔۔۔ مجھے آئمہ معصومین جو فرمان خواب میں دیتے ہیں میں اسی پر عمل کرتا ہوں۔ لوگ سنتے گھر میں تنقید کرتے گلیوں میں واہ واہ کرتے۔ 1680 میں سید احمد بلاول ہمدانی اتفاقیہ اصفہان تشریف لائے۔ جب باجماعت نماز شروع ہوئی۔ تو شہزادہ حسب عادت ایک طرف الگ نماز پڑھنے لگا۔ بعد نماز شہزادہ نے تقریر کی پہلے خواب بیان کئے۔ یہی موضوع بنایا ساتھ ساتھ دعوے بھی کرتا چلا گیا۔ یہ سن کر سید احمد ہمدانی کے دماغ میں خیالات کی لہروں نے ایک طوفان بپا کر دیا۔ منہ رام رام بغل میں چھری۔ شاہد ایسے ہی انسان کے لئے کہا گیا ہے۔ یہ چھری عوام کو نظر نہیں آتی۔ مگر ہمدانی نے دیکھ لی۔ وہ دماغ جو مادہ تجسس سے پختہ ہوتے ہیں اسی چھری سے کشتہ ہوتے ہیں۔ تڑپنے نہیں دیتی۔ مگر اجتماعی زندگی اور مذہبی رسوم کو کاٹ کر رکھ دیتی ہے۔ شہزادہ نے ایک گھنٹہ پڑھا مگر بلاول نے اس کو پل بھر میں پڑھ لیا۔ جب آپ باہر تشریف لائے تو بے اختیار ابل پڑے

۔۔۔۔۔اے لوگو۔ کیا یہ مبلغ ہے۔ اس کے قول وفعل کو ابھی تک تولا نہیں گیا۔ یہ مذہبی جذبات مجروح کرتا ہے۔ آپ سب خاموش ہیں۔ آپکی اخلاقی جرت مردہ ہے۔ کیا اس کے کھو کھلے دعوے فاش نہیں ہوئے۔ قرآن پڑھئے فرعون بادشاہ بنا۔ بے حساب دولت پائی مسلح سپاہ دیکھی۔ سر پر تاج رکھا ہاتھ میں تلوار لی۔ لاکھوں خوشامدی پیدا ہوئے۔ سبز باغ دکھائے۔ ہزاروں قیدی رہا کئے۔ ان گنت قتل کر دیئے۔ الٹا کام کیا یا سیدھا لوگوں نے واہ واہ کی۔ جب فرعون نے خود کو اتنا آزاد پایا تو سر میں غرور سمایا۔ دن بدن بڑھتا گیا۔ آخر اس دعویٰ پر ختم ہوا کہ میں خدا ہوں۔ اگر یہ حسین خوانساری کو کمتر سمجھتا ہے تو اس وقت نماز پڑھے جب باجماعت نماز ہو جائے۔ اس طرح جو بھی نماز پڑھتا ہے وہ آداب نماز کا قاتل ہے۔ اگر سب کی تقلید کرنے لگیں تو یہ ایک نیا مذہب پیدا ہو جائیگا۔ اگر اس نے اپنے کردار پر نظر ثانی نہ کی تو میں اس کے ظاہری خول کو چھیل کر رکھ دوں گا۔ اور۔۔۔۔۔۔۔۔

ابھی فقرا دھورا تھا کہ ایک خوشامدی نمازی نے سرگوشی کی۔۔۔۔۔ حضرت۔۔۔۔ یہ ولی عہد ہے۔۔۔۔ چھری ہے۔۔۔۔۔۔۔ تو پھر کیا ہوا۔ شاہ صاحب کی بھویں تن گئیں۔۔۔ اسلامی قانون امیر غریب سب کے لئے ایک جیسا ہے۔ دینادار۔۔۔۔ بادشاہی قانون کو اپنے پیچھے چلاتے ہیں مگر قانون رب نہیں چلتا۔۔۔۔ کیا آپ ڈرتے ہیں۔ جو ڈرتا ہے مسلمان نہیں۔ ہمدانی جوش سے تقریر کر رہے تھے مگر لوگ دبی دبی ہنسی روکے یہ کہہ کر چل دیے۔۔۔۔ عقل کا کورا ہے۔ ابھی ولی عہد کا سوٹا نہیں دیکھا۔ شاہ صاحب نے زور سے آواز دے کر کہا۔ جب بھی کوئی فرعون بن جاتا ہے اسکے مقابلے میں موسیٰ ضرور پیدا ہوتا ہے۔ یہ اصول ہے جو اٹل ہے۔ آج تم مجھے پاگل کہتے ہو کل تم لوگ ہی اسی شہزادے کو مخلوط الحواس قرار دے کر قتل کر دو گے۔

یہی ہوا جب یہ شہزادہ تخت پر بیٹھا تو اس کے سر پر ملا مجلس نے تاج رکھا۔ ملا سے جو کچھ سیکھا تھا۔ عیش وعشرت کے نذر کر دیا۔ مذہب میں بے حد مداخلت کرنے لگا۔ متعہ کی آڑ میں حرم کو نشانہ بنایا مقرض کی گردن پر تلوار رکھی۔ اپنا ہر غیر شرعی فعل خواب بیان کر کے جائز قرار دینے لگا۔ سر میں ایسا غرور سمایا کہ نائب امام کا دعویٰ کر دیا۔ مذہبی

لوگ بھڑک اٹھے۔ملا مجلسی کی شخصیت نے کا سنبھالا دیئے رکھا آخر کب تک ۔۔۔۔1722 کو رعیت نے اس نہایت بے دردی سے قتل کر دیا۔شاہ صاحب کے الفاظ لوگوں کو اس وقت یاد آئے جب اس کو مٹی میں دبایا جا رہا تھا۔ جب شہزادہ کو شاہ صاحب کی عام تقریر کی خبر پہنچی تو اس نے غصہ میں آقا محمد قلی ہمدانی کو لکھا۔اس نائب امام کے نائب نے بغیر صورت حال کا جائزہ لئے سید احمد ہمدانی کی زبان بندی اور شہر بدر کے احکام جاری کر دیئے۔آپ اصفہان آئے لاکھ کوشش کی مگر شیخ الاسلام تک رسائی حاسل نہ کر سکے۔

ہندوستان کیوں آئے

حکومت وقت نے آپ کو پابند کر دیا۔نہ تقریر کر سکتے تھے نہ وطن واپس جا سکتے تھے۔آپ کے ارادے ابھی زیر تجویز ہی تھے کہ آپ کے قلبی دوست قطب افغانی نے آپ کا شہزادہ اکبر بن اورنگزیب1658ء تا1707 سے تعارف کرایا۔ جو 1682ء میں ہند سے ایران تشریف لائے ہوئے ہیں۔باپ نے بیٹے کو باغی قرار دیا ہوا ہے۔اس نے ملا مجلس کے ہاتھ پر شیعہ ہو کر باقاعدہ بیت کر لی ہے۔حسین خوانساری نے شاہ ایران سے پختہ وعدہ لے لیا ہے کہ جب بھی شہزادہ اکبر ہند جائے تو وہ اس کو اسی طرح امداد دے جس طرح شاہ طہماسپ صفوی نے ہمایوں بن بابر کو بیرم خان جیسا قابل اور وفادار سپہ سالار معہ مالی وفوجی امداد دی تھی۔ میں بھی دونگا۔شاہ صاحب نے مزید حالات دریافت کرنے کے لئے اکبر سے پوچھا۔آپ نے ہندوستان کیوں چھورا۔

شہزادہ اکبر نے بے چین کروٹیں بدلتے ہوئے پوری رام کہانی سنائی۔جب1668 میں جسونت سنگھ گورنر کابل مر گیا۔تو اس کے دولڑکوں کو میرے باپ عالمگیر نے آپنی گود میں لے لیا۔راجپوتوں کے دل میں خدشہ پیدا ہوا۔کہ شاہد شاہ ہندلڑکوں کو مسلمان بنا دے۔درگا داس راجپوت نے کسی نہ کسی طریقہ سے لڑکوں کو خفیہ نکال کر راجہ جودھ پور کے حوالے کر دیا۔جب میرے باپ نے واپسی کا مطالبہ کیا تو صاف انکار کر دیا۔بادشاہ نے مجھے کافی فوج دے کر مذکورہ راجہ کے مقابلہ میں بھیجا میں نے اس کو شکست فاش دی۔جب دونوں لڑکے مرے سامنے لائے گئے تو انہوں نے روتے روتے میرے پاؤں پکڑ لئے ۔راجہ نے میرے سر پر قرآن رکھ کر رحم کی اپیل کی ۔میرے ہاتھ چوم کر کہا بادشاہی کے قابل تو آپ ہیں۔میں نہیں کہ سکتا وہ کون سا جذبہ تھا جس سے میں متاثر ہوا۔دہلی جانے کا فیصلہ ملتوی کر دیا اور راجہ کے ساتھ مل کر منصوبہ بنانے لگا۔ایک دن والد کا خط ملا۔لکھا تھا کہ تم نے اچھا کیا جو راجہ کے ساتھ مل گئے ہو جب بھی موقعہ ملے قتل کر دینا۔میرا دل صاف تھا۔مجھے یاد نہیں کہ میں نے وہ خط کہاں رکھا۔کس طرح رانا راج سنگھ آف میواڑ کے ہاتھ لگ گیا۔اس نے بدظن ہو کر میرے قتل کی سازش بنائی ہی تھی کہ مجھے معلوم ہو گیا اور میں ایران بھاگ آیا۔

رانا راج سنگھ آف میواڑ سے بدلہ لینا۔باپ کے شکوک رنج کرنا۔اور شیعہ مذہب کی تبلیغ کرنی۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔شاہ ایران نے کچھ کہا۔۔۔۔۔۔

وہ صلاح دیتے ہیں پہلے بیجاپور ریاست جاؤ۔حالات کا جائزہ لو اس کے بعد سوچ سمجھ کر قدم اٹھاؤ۔

۔۔۔۔کوئی تحریر دی ہے۔۔۔۔

۔۔۔۔دو سفارشی خط دیئے ہیں ایک اپنی طرف سے بنام سلطان سکندر بادشاہ بیجاپور دوسرا حسین خوانساری نے اپنے شاگردوں کو جو وہاں خطیب ہیں۔۔۔۔

۔۔۔۔جانے کا کب ارادہ ہے۔۔۔۔۔

ماہ رواں ہے۔۔۔۔۔

قطب افغانی جو اتنی دیر سے خاموش تھا۔شاہ صاحب سے مخاطب ہوا

۔۔۔۔ولی عہد بڑا بد دماغ ہے۔بادشاہ بیمار ہے۔مجھے خوف ہے کہ یہ تخت پر بیٹھتے ہی آپ کو قتل کرا دیگا۔مناسب ہے کہ آپ وقتی طور پر شہزادہ اکبر کے ساتھ چلے جایئے

اور میرے خط کا انتظار کیجئے۔

آپ خود بھی ایران کو چھوڑ دینے کی فکر میں تھے راضی ہوگئے۔ 1685ء میں آپ بیجاپور تشریف لائے شہزادہ کی بوسیلہ سفارشی خطوط شاہ بیجاپور سے دوستی مستحکم ہوگئی۔ بات بات میں یہ سید احمد ہمدانی کو بطور گواہ پیش کرتا۔

بیجاپور ریاست

جب سلطان علی مردان بادشاہ ترک کی وفات ہوئی تو اس کے دولڑکوں علی عادل اور ولی عادل کے درمیان تخت نشینی کا جھگڑا نازک صورت اختیار کر گیا۔ رعایا ولی عادل کے سر پر تاج رکھنا چاہتی تھی مگر علی عادل جس سے عوام نفرت کرتے تھے خود کو جائز وارث سمجھتا تھا۔ اپنے بھائی کو شازشی قرار دے کر قتل کرنے کا خفیہ منصوبہ بنایا۔ شہزادہ کو کسی وفادار غلام نے بروقت اطلاع دے دی اور یہ بھاگ کر اسمٰعیل صفوری شاہ ایران کی پناہ میں آ گیا۔ آتے ہی شیعہ ہوگیا۔ کچھ دن گزرے تھے کہ بیجاپور کا سفیر دربار میں آیا جب واپس جانے لگا تو اس کے ساتھ ریاست میں گیا اور فوج میں

بھرتی ہوگیا۔ اپنی خداداد لیاقت سے عوام اور دربار میں اس قدر رسوخ بنائے اور تخت بیجاپور پر قبضہ کرلیا۔ اور یوسف عادل شاہ کے نام سے مشہور ہوتے ہی نقیب مدنی کو حکم دیا کہ اذان مذہب امامیہ کے مطابق دی جائے۔ اذان میں علی ولی اللہ کی ہی پہلی آواز تھی جو فضاء ہند میں گونجی تھوڑے دنوں کے بعد ائمہ اثناعشر کے اسماء گرامی خطیب جمعہ میں داخل کئے گئے۔

شہزادہ علی عادل کے خاندان سے اسمٰعیل عادل شاہ۔ ابراہیم عادل شاہ۔ علی عادل شاہ بڑے مشہور ہوگزرے ہیں۔ چاند بی بی علی عادل شاہ کی مشہور بیگم تھی۔ جو خود وفات خاوند پر تخت پر بیٹھی۔ اکبر بن ہمایوں نے ریاست پر حملہ کیا۔ مگر شکست کھائی۔ آخر اکبر نے شہزادی کی دلیری اور بہادری سے تنگ آ کر اس کے وزیر کو دعوت دی اور بد بخت غدار نے چاند بی بی کو سوتے میں قتل کر دیا۔ اکبر بن اورنگزیب اور سید احمد ہمدانی شاہ بیجاپور سلطان سکندر کے پاس بڑی خوشی سے وقت گزار رہے تھے۔ 1686ء میں کسی جاسوس نے اورنگزیب کو خبر کر دی شہزادہ شاہ بیجاپور کی پناہ میں بیٹھا ہے۔ سیاسی عالمگیر کسی گہری سازش کے تانے بانے میں مصروف تھا۔ باپ شاہ جہاں کی زندگی میں بھی بیجاپور پر حملہ کیا گیا تھا۔ مگر نا کامیابی ہوئی۔ اب ایک بہانہ ہاتھ آ گیا تھا افسوس اگر اورنگزیب اس غدر کی آڑ میں حملہ کرتا تو عزت رہ جاتی۔ مگر اس نے کھلم کھلا اس ریاست کو لادین قرار دے کر زبردست حملہ کر دیا مگر کامیاب نہ ہوا۔ آخر قلعہ کا محاصرہ کرلیا۔ اندر رسد ختم ہوگئی۔ سلطان سکندر نے صلح کرلی۔ اورنگزیب نے پوچھا تک نہیں کہ اکبر کہاں ہے۔ شہر میں داخل ہوتے قتل عام کا حکم دے دیا۔ افغانوں نے ایک ایک شیعہ چن چن کر قتل کر دیا۔ کہ یہ علیؑ کا نام لیتے ہیں۔ اور یہی حشر شیعہ ریاست گولکنڈہ کا ہوا۔ اورنگزیب نے بیجاپور اور گولکنڈی کی ریاستوں کو فتح کر کے شیعہ رعیت کے قتل کرنے کو غلط سیاسی قدم اٹھایا اگر اس کو اختر ندوی (مصنف سوانح حیات اورنگزیب) اجتہادی کے پردہ میں مستور کر دیتے تو اس سے ہزار درجہ بہتر تھا۔ کہ انہوں نے اورنگزیب کو مافوق الفطرت ثابت کرنے کے لئے بادشاہ ہند کے بھائیوں کو شاہ جہان کو نااہل اور سلطان بیجاپور کو مذہب سے بے بہرہ کہ کر پوری کتاب لکھ ڈالی اور ساتھ ساتھ ہی خافی خان، عادل خان کو بھی بے نقط سناتے چلے گئے۔ جو روایت دل کو پسند آئی۔ مستند کہہ دی جو نہیں آئی جھوٹی۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ ندوی صاحب نے جو ماخذ سامنے رکھے۔ نہ یہ ان سے اتفاق کر سکے۔ اور نہ ہی دل سے کوئی تحویل گھڑ سکے۔ اورنگزیب کو عظیم سیاسی کا خطاب دے کر یہ بھول گئے کہ عالمگیر نے بھی میر جملہ اور بھائی شجاع سے وہی دھوکہ کھایا جو سیوہ جی نے مسلمان جرنیل کے سینہ میں پنچہ گھونپ کرلیا تھا۔ آپ کی اسی سیاست نے اسلام کو بہتر 72 ٹکڑوں میں بانٹ دیا ہے۔ کیا ندوی کہ خیال میں سلطان بیجاپور اور گولکنڈہ اسلئے جاہل تھے کہ انہوں نے ملکر مسلمانوں کے دشمن مہاراجہ رام راج وجے نگر کو شکست فاش دی۔ دکن جو برصغیر میں تشکیل پاکستان تک مسلم کلچر کا مرکز رہا ہے۔ وجے نگر کی شکست کا ہی حاصل ہے۔ اگر رام راج مسلمان بادشاہوں پر غالب آ جاتا۔ تو ہندوستان میں مسلمانوں کا خدا حافظ تھا۔ مسلم ثقافت کا نام ونشان تک مٹ جاتا۔ یا اس لئے کہ فوجیوں نے نعرہ امام حسنؑ، امام حسینؑ یا علیؑ لگا کر ہندوؤں پر ٹوٹ پڑے یہ معرکہ تھا جس نے مسلمانوں کا رعب مرہٹوں پر مسلط کر دیا تھا۔ اور وہ اپنے علاقے میں دبے رہے۔ مگر

جب اورنگزیب نے اپنی غلط یلغار سے ان ریاستوں کو ختم کر دیا۔ تو مرہٹے ایسے اٹھے کہ مسلمانوں کی سلطنت کی چولیں ہلا دیں۔ اگر عالمگیر نے ریاستوں کو فتح کر ہی لیا تھا تو شیعہ مسلمانوں کو قتل نہ کراتا۔ ان کے مذہبی امور میں دخل نہ دیتا۔ وہاں وہ نظام رائج کرتا جو اکثریت چاہتی۔ مگر ندوی شاہ بیجا پور کو نافہم کہتا ہے۔ اگر کوئی ہندو اورنگزیب کے اس نسل کشی کو ریاست کشمیر پر چسپاں کر دے تو ندوی صاحب کا کیا جواب ہے۔ اگر ندوی کے خیال میں اورنگزیب کو حدود سلطنت بڑھانے کا حق تھا۔ تو سلطان سکندر کو بھی تھا۔ اسی طرح اندرا گاندھی کو بھی ہے۔ جس بادشاہ نے اپنے ذاتی مذہب کو عوام پر مسلط کرنے کی کوشش کی وہ کبھی بھی کامیاب نہ ہوا۔ یہی وجہ ہے کہ اورنگزیب نے سارا ہند فتح کر ڈالا مگر بنیادیں پختہ نہ کر سکا۔ اندر ہی اندر لوگوں کے دلوں میں نفرت جوش کھاتی رہی۔ اور جب خاندان مغلیہ کا زوال شروع ہوا۔ تو عوام کھل کر سامنے آ گئے۔ شیعہ مرہٹے اور سکھوں نے تمام ہندوستان کے کونے کونے کو میں اورنگزیب کے ظلم گن گن کر سنائے۔ اورنگزیب کی سیاست بیٹے اکبر کو سمجھ نہیں آئی۔ باپ بھائی حیرانگی میں ڈوبے رہے۔ آج ندوی اورنگزیب کے سیاسی کردار کو لاکھ چمکیلے الفاظ پہنا دے وہ اورنگزیب کٹر مذہبی بادشاہ تھا۔ کے الفاظ دھو نہیں سکتا۔ یہی وجہ تھی کہ جب سید احمد ہمدانی نے یہ خونی ڈرامہ دیکھا تو بے ساختہ کہا۔ یہ عجیب منطق ہے کہ جسونت سنگھ کے لڑکوں کو گود میں لے لے۔ ہندوؤں پر مہربان ہو۔ ان کو اعلیٰ اعلیٰ عہدوں پر تعینات کرے مگر شیعوں کا وجود برداشت نہ کر سکے۔ ان کو لادین کہہ دے۔ مگر ہندوؤں کے مذہب پر انگلی تک نہ رکھے۔ بادشاہ وہی کامیاب ہو سکتا ہے جو کسی مذہب میں مداخلت نہ کرے۔ اورنگزیب اپنی قبر کو دکن میں کھود رہا تھا۔ (بدری)

سید احمد ہمدانی نے جو کہا وہی ہوا۔ لین پول لکھتا ہے گولکنڈہ اور بیجا پور شیعہ ریاستوں کی فتح کے بعد اورنگزیب نے خود کو دکن کا مالک سمجھا مگر حقیقت میں دکن خاندان مغلیہ کی قبر ثابت ہوا۔

آپ کا مذہب

آپ کے زمانے میں ایران کے برعکس اورنگزیب کی حکومت میں شیعہ سنی کا تنازعہ عوام میں عروج پر تھا۔ سید احمد ہمدانی مطابق تحریر خاقانی شافعی المذہب تھے۔ محمد بن حیدر کے خیال میں آپ شیعہ تھے مگر تقیہ میں تھے۔ بدری آپ کو اہل سنت لکھتا ہے۔ مجھے اس سے بحث نہیں کہ وہ شیعہ تھے یا سنی۔ جو اخلاق و کردار میں اعلیٰ ہوگا۔ جس کا کردار اللہ قرآن کے مطابق ہوگا۔ وہ مسلمانوں کے کسی بھی 72 فرقوں سے تعلق رکھتا ہو قابل صد ستائش ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ فقراء مذہبی طور پر تعصب سے بالا رہے ہیں۔ آپ مذہبی بحث کو ناپسند کرتے تھے۔ قوانین اسلام پر سختی سے پابند تھے۔ آپ کا خیال صرف تبلیغ اسلام ہی نہ تھا۔ بلکہ عملی زندگی اور کردار مسلمان کو عین قرآن کے مطابق ڈھالنا تھا۔ آپ اکثر فرماتے تھے کہ وہ دل جو مسلمان ہو کر ابھی تک غیر اسلامی رسم و رواج اپنائے ہوئے ہیں۔ ان کو اتنا صاف و شفاف کرنا ہے کہ ان میں عکس قرآن نظر آ جائے۔ خوف خدا و رسول پیدا ہو۔ اجتماعی زندگی میں کامیاب و کامران ہوں۔ آپ یہ بھی کہا کرتے تھے۔ مسلمانوں میں مذہبی قسمیں دنیاداروں میں ہوا کرتی ہیں۔ فقیروں میں نہیں (بدری)

آپ کے پاس جو بھی آیا بلا امتیاز مذہب و ملت خدمت کی۔ بگڑے ہوئے انسانوں کو راہ راست پر لانے کے لئے ہر ممکن کوشش کی۔ آپ کا مشہور قول ہے کہ نماز ہاتھ باندھ کر پڑھی جائے یا کھول کر سبق وہی سکھاتی ہے جو ہمیں محمدؐ نے سکھایا (محمد بن حیدر)۔ آپ نے اپنی ساری زندگی اس تبلیغ میں بسر کر دی نہ آپ نے مذہبی فساد کو ہوا دی نہ کسی سیاسی یا گھریلو جھگڑے میں دلچسپی لی۔ اگر آپ کو سیاست پسند ہوتی تو آپ اکبر شہزادہ سے یہ کہہ کر اپنے سے جدا نہ کرتے کہ ہم فقیروں کو سیاست ملکی سے کیا مطلب۔۔۔۔۔ آپ کا مدفن ایران ہوگا۔ فرما کر اس کا دل ہی توڑ دیا۔ وہ ایسا ایران گیا کہ پھر واپس نہ آیا۔

فقر کی دنیا

جب بیجا پور کے بازاروں، گلیوں اور گھروں میں اورنگزیب کی فوج مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیل رہی تھی۔ بے کس عورتوں اور معصوم بچوں کے سروں پر تلواریں لٹک رہی تھیں۔ تو سید احمد ہمدانی اور اکبر شہزادہ کو قلعہ کے محافظ نے کچھ لے کر خفیہ راستے سے باہر نکال دیا۔ رات اندھیری تھی۔ گرتے پڑتے نامعلوم راہ پر گامزن

ہوئے دن کو سوتے رات کو سفر کرتے کئی دن بیت گئیے ۔آخر درگاہ لعل شہباز قلندرؒ سندھ پر آئے ۔درگاہ سے باہر ایک مجذوب آنکھیں بند کئے پڑا رہتا تھا۔ بات چیت مرضی سے کرتا تھا۔ ہزاروں عقیدت مند آتے ۔نذر نیاز دیتے ۔عورت کو آنے کی اجازت نہ تھی ۔عوام میں مست بابا کے نام سے مشہور تھا۔ایک دن شاہ صاحب مذکورہ مجذوب کے لئے بڑا شیریں پانی کہیں دور سے لائے ۔جب پیش کیا تو فقیر نے بڑی بے پرواہی سے کہا۔۔وہاں رکھ دو۔۔ہمدانی یہ کڑوے الفاظ نہ نگل سکے۔ ماحول کو نظر انداز کرتے ہوئے بڑے غصہ سے کہا۔۔۔۔غیر سید ہو کر یہ فخر۔۔۔۔خرقہ ہمارے جد اعلیٰ علیؑ کے در سے حاصل کرنا اور اس کی اولاد سے یہ سلوک۔۔۔۔۔فقیر ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو گیا۔لفظوں پر زور دے کر چوٹ کی۔۔۔۔شاہ صاحب میں ہر سید کی آمد پر بسم اللہ کرتا ہوں۔

مجھے نہ بتائیے کہ میں سید ہوں۔۔۔۔خود کو بتائیے۔۔۔۔۔

ان لفظوں نے قہر بن کر شاہ ہمدانی کے دل و دماغ کو چھلنی کر دیا۔احساس ذمہ داری پیدا ہوتے ہی رات دن رہ رہ کر اپنی ندامت کو دھویا۔اس انقلاب نے ایسا وجد طاری کیا کہ آپ کے دل کی حالت ہی بدل گئی۔جب دوبارہ آپ اسی فقیر کے پاس گئیے تو وہ دور سے ہی مسکراتا ہوا اُٹھا پاس بیٹھایا کندھے پر ہاتھ رکھ کر گویا ہوا۔

۔۔۔باعمل عالم کہاں ملتا ہے۔۔۔۔یہ آج کل کا مولوی۔۔۔لوگوں کے جذبات بھڑکاتا ہے۔ بھائی کو بھائی سے لڑاتا ہے۔ان کو جیل بھجواتا ہے خود آرام کرتا ہے۔اپنا پیٹ بھرتا ہے غریبوں کو دھتکارتا ہے۔امیروں کو جنت دکھاتا ہے۔غریب کو دوزخ سے ڈراتا ہے۔اپنی کہتا ہے سنتا کسی کی نہیں۔تقریر کرتا ہے رقم لے کر نماز پڑھاتا ہے اجرت لے کر۔ ہماری دنیا اس کے برعکس ہے عمل اول قول بعد۔خود کو بھول جاؤ غریبوں کو دیکھو یہی سبق ہم نے سادات کے در سے سیکھا ہے۔سید بن کر دنیا کو سکھاؤ۔۔۔۔جاؤ میری اجازت ہے۔کسی جزیرہ میں چلہ کشی کرو۔بادشاہ کے باغی لڑکے کے دوستی سیاسی ہے۔اس کا ستارہ ڈوب چکا ہے۔شاہ جی۔۔۔اورنگزیب کا دس ہزاری لشکر اکبر کو تلاش کرتے ہوئے آپ تک بھی پہنچ جائیگا۔مگر کچھ بگاڑ نہ سکے گا۔آپ کی شادی شاہی خاندان میں ہوگی۔بس اب جاؤ بسم اللہ۔آپ ابھی اسی سوچ میں ڈوبے ہوئے تھے کہ شہزادہ اکبر آپ کو سیاسی طور پر استعمال کر رہا تھا اور کرنا چاہتا تھا۔آپ کی عجیب حالت دیکھ کر خود کو خطرے میں گھیرا پایا۔۔۔شاہ صاحب۔۔۔شہزادہ نے بے دلی سے پوچھا۔۔۔۔کیا اب وطن جانے کا ارادہ نہیں ہے۔

سید احمد ہمدانی نے فرمایا۔میں نے اپنی منزل پالی ہے۔اس دنیا اور دین دونوں پر دنیا دار چھائے ہوئے ہیں۔راج دربار میں ان کا رسوخ۔ممبر پر ان کا قبضہ۔مسجد ان کی سیاسی آماجگاہ۔جو شخص ان کی مرضی پر نہیں چلتا۔ان کی ہاں میں ہاں نہیں ملاتا۔غیر شرعی امور پر اپنی مہر ثبت نہیں کرتا۔اس کا یہی حال ہوتا ہے۔جو میرا اور تمھارا ہوا۔میں اب اسی فقر کی دنیا میں داخل ہو گیا ہوں،جہاں امیر غریب کی تفریق نہیں ہے وہ کہتے ہیں کے خود بھوکے رہو غریبوں کو کھلاؤ حاجت مندوں کے تن ڈھانپو خود ننگے رہو،آپ نیچے بیٹھو لوگوں کو کرسیاں پیش کروں خود مٹی پر لیٹو ان دوسروں کو پلنگ دو دوسروں کے درد میں شریک ہو جاؤں اپنا غصہ پی جاؤ منہ پر سچ کہو خواہ تھپڑ پڑیں پہلے خود کو پڑھوں پھر دوسروں کو نماز وہ پڑھوں جو شریعت پڑھتے ہیں کس کے مذہب میں داخل نہ دو کسی کے رہنماوں پر تنقید نہ کروں،قانون محمد ﷺ کا ادب کرو،کسی کو بیگانہ نہ کہو،دنیا دار سے بھاگو،غریب کو گلے لگاؤ،بادشاہوں سے کنارکشی اختیار کروں،فقط خدا پر بھروسہ کرو،کیا ہمارا محمد ﷺ یہ نہیں کہتا اور۔۔۔۔پس حضرت میں سمجھ گیا تخت کا خواب دیکھنے والے شہزادے نے بات کاٹتے ہوئے کہا میں تو دربار ایرن میں دوبارہ حاضری دوں گا مالی اور فوجی امداد کی درخواست کروں گیا کیا پتہ میری قسمت کھول جائے خوش آمدیوں کی گود کے پلے ہوئے شہزادے ہمدانی نے اٹھتے ہوئے آخر فیصلہ کیا آگ اور پانی میں کیا جوڑ۔۔۔۔تمہاری سیاست تم کو مبارک اور میری مجھے۔۔۔۔تمہاری آرزو اور جسم کا مدفن ایرن ہوگا۔شہزادہ شاہ صاحب سے ناراض ہو کر ایران گیا کہ ہند میں قبر بھی نصیب نہیں ہوئی،آپ کی پیشن گوئی حرف بحرف پوری ہوئی (بدری)

آپ نے مجذوب کے حکم پر سر تسلیم خم کیا اور اس نامعلوم منزل کی طرف قدم بڑھائے جن کا اشارہ فقیر نے دیا تھا،آنکھوں پر سے ایک ایک کر کے حجاب سرکتے گئے ایران کے علماؤں اور ہند کے بادشاہوں کے کردار آپ کے آنکھوں کے سامنے ننگے ناچنے لگے،وہ حقیقی دنیا نظر آئی جس کی منظرکشی قرآن کی تھی۔آپ منزلیں طے کرتے۔ سکھر کے نیچے دریائے سندھ کے درمیان ایک جزیرہ دیکھا۔اور جب وہاں سادات عظام کے مقبرے پر نظر پڑی تو بے اختیار دل پکارا اٹھا۔بس ہی میرے منزل ہے وہاں دنیا اور مافیا سے بے خبر چلہ کشی میں مصروف ہو گئے۔

دندہ میں آمد نکاح ثانی

لالہ دنی چند نے بحوالہ نورخان بن زماں سیال شاہ ہمدانی کی دندہ میں آمد کے واقعات جو تحریر کیئے ہیں۔ وہ پڑھے۔۔۔۔۔شاہ ہمدانی چلے بیٹھا۔ ویہلا تھی مڑ بابا مست دے ڈیریں گئے۔ سائیں منہ مٹھا کیتا۔ کئی راتیں کول بہا فقیری دی پٹھ لائی۔ ڈونگھے راز دسے۔ گیان دھیان وچہ چنگا گجی کر حکم سنڑایا۔ بلاول۔۔۔ ہنڑ میں راضی۔ خدا تدوں راضی جدوں لوکی راضی۔ رسول داوارث بنڑنا سوکھا۔۔۔ حکم تے حرفوں ٹرنا اوکھا۔۔۔ سید سدا ون سوکھا۔۔۔ سید بنڑں اوکھا۔۔۔ ہنڑ گیانی تھی گئے ایں۔۔۔ امت دی مہار نپ سدا ٹریں سیدا کھڑیں۔۔۔ مست بابا ساہ کڈھ ہج کیتی۔ ونجہ قطبی تارے دی سدھ نپ۔ دریا دے نیڑے تکیہ بنڑا لوکاں کوں مٹھی وچہ کر۔ پہلوں عمل کر پچھوں مٹھا سمجھا۔

شاہ ڈھیر کو ہاں دا پندا مار شمالی ہندوستان دے لہندے پاسے ہک و ہنڑ دے اُچے کڈھے تے ڈیرہ جمایا۔ دوہاں سندھی چیلیاں تکیئے دا ایرا رکھیا، آسے پاسے دے ڈھو کیئے آجڑی تے راہ گذرو آونڑ جاونڑ لگ پئے۔ ساہ کڈھن حقہ پانڑیں پیون ٹکر کھاون دعائیں منگاوں تے راہ لگن۔ شاہ دیاں سوہنیاں تے مٹھیاں نصیتاں۔ ٹکر پانڑیں پچھن دیاں گلاں چو فیر کھنڈیاں۔ کڑیاں نڈے شاہ تے ترٹ پئے۔ یہ جمعراتی چوک کرن کن پھاڑ، داج کڈھ، ڈھول کُٹ، تراڑیاں وجا پہلوں پہل ہس ٹپے تے سہگ پھاڑن۔

جڑ پھٹ پئی آوے دی

سخیاں فقیراں وچہ پئی دھوم بلاوے دی

وقت سسی، پنوں، تے ہیر رانجھے دے ہو کے تے بولیاں گاوندیاں دھما چھوڑن اس اوپری تے چھبدی کھیڈ تے لوکی وٹی پئے چوکھے مرید بنڑیں تے تکیئے دے چوفیروں اِٹاں وٹ کوٹھے بنڑا وسنڑ رسنڑ لگا پئے۔ ہولے ہولے لگی تے ڈرا کلی دند بندیاں نال ہسنڑ لگ پئی جدوں ہک لہکا گِراں بنڑیا واسیاں دندہ شاہ بلاول نال دھریا۔ اے تھاں اج نویں نویں واسونیں تھئی۔ اس تھوں ہزاراں سال پہلو دی راجہ رسالو دے مع وچہ وسدی آہی۔ لودھی شاہی دے لگ بھگ لاوے گِراں دے اعواناں تے کوٹ سارنگ دے راجیاں وچہ زمیں دے دھڑے نکھیڑن تے ہتھ پائی ہوئی۔ لکھاں کُس گئے باقی نس گئے جہڑے بچے پگوڑیاں ہالی بنڑائے وڈیاں ڈھوکاں واسو کر قبضے پکے کیے چنگا بھلا گراں کس بنڑ گیا۔ جدوں شاہ آیا تاں کئی وگھیاں وچہ قبرستان کھلریا سی۔ تے اپنڑیں چھاتی تے راہ مسافراں نوں لتاڑ دا تک کہانڑیں سنڑ بیندا سی۔ پرسو نے چاندی دے، بچاری دھونڑاں اکڑ النگھ ونجن۔ تے فقیر غریب دے پٹھے کو جھے ہتھ سورۃ فاتحہ پڑھ دل دی ہوک ڈک پا سیو النگھ ونجن۔ شاہ دے بھاگیں رسی مری سڑی تھا نو دو جی وار کھسی ہوئی سوہنی حیاتی لدھی۔ پہلوں پر ماتما جانڑیں گراں کی نال سی ہنڑ دندہ شاہ بلاول دے نال تے ابھرنڑ تے چمکر نڑ لگ پیا۔ اورنگ زیب بیجاپور تے گولکنڈہ دے علی دے حوالیاں دی رت نال ہولی کھیڈ کے دل ٹھڈا ھا تاں کر گھدا پر اکبر پتر دے ہتھیں نہ چڑن دی کاوڑ نہ تھی۔ کام بخش نگران اعلیٰ بیجاپورنوں ڈھوڈ ڈھاڈ دا حکم لکھیا۔ پکڑ دھکڑ پُچھ گچھ کریندیاں گل اے نکھڑی جی اکبر اک ایرانی سید سنگ آیا سی۔ آپ تھاپی تے کپ ٹک وچہ دوہویں سندھ نس گئی ہن۔ اورنگزیب شیر شاہ سوری1530ء1575ء دے پڑپوترے خان شیر سوری حاکم اٹک نوں اپڑیں پترا کبر نوں لبھنڑ تے پھڑن کیتے مگریں لایا۔ اے کسیاں جھگیندا،، پل پل دیاں خبریں جڑیندا اپکھڑ (دندہ شاہ بلاول ضلع کیملپور) آ لگا۔ کاردار جے حضوریاں نوں نال گھن چار کوہ (6 میل) اگوں سلامی ہویا۔ سوری شاہ بلاول دی سُدھ سُدھ گھدی، ہک پگوڑے گوشا کیتا۔ حضور شاہ کرامتان والا اے، اے سارا پاسہ اس دا مرید اے سوری پیر پرست دا دل دھڑ کیا۔ جھٹ ہک سپاہی کوں پچھاں منج اپنڑا نا پیر سدایا۔ پیرے تھاپڑا مار سوری کو دھیر ڈتی۔ میں شیر تے چڑھ ہتھ وچہ سپ نپ تینڈے موڈھے نال ہوساں۔ جے اس دے مرید چیلیے چپاٹے روکن تاں تینڈی فوج ترکڑی اے جے شاہ چوٹ کیتی تاں توں چھٹا ٹھکا میں جانڑاں تے او سوری دل وڈا کر درے وچہ دڑیا۔ آ کھ پھر کنڑ وچہ کس دیاں دوہاں بائیاں ہاتھی نوں وانگ پہلواناں جکڑیا۔ سوری ڈریا تے چھال مار پیر نوں للکاریا۔۔۔ پیرا کو جھے جھتے آس اوناں انج بٹھیا اے جیویں کھارے چڑھیا ہویا اسے گجا پیر ای ہنڑ اپنڑا اہتھ

دکھا۔ پیر سپ سٹیا او ناگ پھوکاں مریندا ابل کھاوندا بلا ولے تے اکھ رکھ سر کیا۔ پکھڑ وی لوکاں ڈرتھوں کھریاں چائیاں تے نیڑے تریڑے اوٹاں نپیاں۔ پر ہمدانی اپنڑ یں تھاں تے کھڑیا رہیا۔ سپ اچنتر چھیتی شاہ تے پھن کھلا ریا۔ بلاول ککڑ نپ سپ تے وگایا۔ آکھ ناہی پھڑ کی دو ہویں جھب گڑ بی تھی گئے۔ ککڑ چھالاں مار سٹ مارے سچے کھبے سٹے، سپ جیبھ کڈھے، شوک شوک ڈھیر تھی گیا۔ ککڑ بانگاں ڈیندا شاہ دل جھولی وچہ ونج بیٹھا۔ پیر دی اکھ اُگڑی اپنڑ یں ساکھ چنگے تر کڑے فقیر دے ہتھ وچہ تک پھر گیا۔ شیر کوں لگا چھوڑ ٹھاں ٹھاں ہسیا۔ اجاں اس پہلی جنگ ہی گھدی آہی بلاولے گاں اگھاں کیتی۔ شیر گائیں تے اچی چھال مارا ہجیا ڈگا جے گائیں دے دو ہویں سنگ شیر دے ڈھڈ ھ وچ لیہ گئے۔ گاں کو جھی کھٹھی پر شیر پھڑک پھڑک ٹھڈھا ٹھار تھی گیا۔ لوکی واہ واہ کیتی۔ پیر وانیٹر نٹھا۔ سوری مرید ہویا۔ فوجیاں ہتھ چُمیں۔ گھ گھ وچہ شاہ دیاں دھوماں پے گئیاں

ایک دیہاڑے سوری اپنڑ یں جوان بیمار جا کتی کیتے وچار کیتا۔ شاہ گڑ دم کر ڈ تا۔ اوشہزادی جس نے جمدیوں دا کہیں بلا دا سایہ ہا شاہ دے بھاگے چنگی بھلی تھی گئی۔ وت دورہ نہ پیا۔ سوری وڈی ڈونگھی سوچ کرا پنٹر یں ماموئی دھی داوجاہ ہمدانی نال کر ڈ تا کجہ دیہاڑے ساہ کڈھ جا گیر دھی دے نال لکھ اللہ بیلی ہویا۔ سوری1688 عیسوی وچہ اکبر دی ایران نس ونجن دی خبر سنڑ اون جدوں دہلی منہ رکھیا۔ سرہند ٹپد ای پیاسی جے ملک الموت وکھالی ڈتی۔ اللہ نوں پیارا ہویا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

یہ تاریخی واقعہ جو میں نے تحریر کیا ہے۔ یا وہ جو ہمارے بزرگ بیان کرتے ہیں میں کوئی فرق نہیں۔ سانپ شیر اور مرغ گائے کا مقابلہ بند کمروں میں ہوا تھا۔ یا کھلے میدان میں اصل واقعہ کو مسخ نہیں کر سکتا۔ سب سے اہم سوال یہ ہے کیا ایسا ہونا ممکن ہے۔ آج کل کے دانشور بغیر عقلی دلائل کے تسلیم نہیں کرتے۔ اگر میں لکھتا تو اصل موضوع سے دور نکل جاتا صرف سید احمد ہمدانی کے خیالات پیش کرتا ہوں۔ ایک دن کسی مرید کے استفار کرنے پر آپ نے فرمایا۔

۔۔۔کوئی نبی یا ولی آپنے ذاتی مقاصد کو پورا کرنے کیلئے کوئی معجزہ یا کرامت نہیں دکھا سکتا۔ مگر جب تبلیغ حق پر زد پڑتی ہو۔ تو دکھا سکتے ہیں۔ اگر اولیاء اللہ کوئی کرامت دکھاتے ہیں تو یہ رسول کے ان معجزات پر اپنی مہر ثبت کر کے دنیا کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ رسول کی کرامات پر کسی قسم کا شک نہیں کیا جا سکتا یا یوں سمجھئے کہ رسول کے معجزات کی حقیقت کو عملی طور پر سچا ثابت کرتے ہیں۔ مجھے سوری مجبور کرتا تھا۔ کہ میں اس کے ہمراہ ہو کر اورنگزیب کو حقیقت بتاؤں۔ اگر میں چلا جاتا تو وہ اصل مقصد فوت ہو جاتا۔ جس کی خاطر میں نے وطن چھوڑا۔ لوگوں کے اعتقادات متزلزل ہو جاتے۔ اسلامی روح ناپید ہو جاتی۔ ابھی میں نے ابتداہی کی ہے۔ کام ادھورا چھوڑنے پر ضمیر نے ملامت کی۔ شہزادی اسی کرامت کی پیدوار ہے۔ اب میرا کام جتنا آسان ہو گیا ہے۔ اتنا کبھی بھی نہیں ہو سکتا تھا۔ جب بھی مادی طاقت اور روحانی قوت میں ٹکر ہوئی ہے۔ فتح ہمیشہ روحانیت کی ہوتی ہے۔

آپ بلاول کیوں مشہور ہوئے۔

سب سے پہلے وہ بیان قلمبند کرتا ہوں جس کے راوی ہمارے بزرگ ہیں۔ آپ دندہ میں بلاول بڑھی کے مہمان ہوئے جب اس نے نام پوچھا تو بتانے سے انکار کر دیا۔ اور خود ایک چشمہ کے اندر کھڑے ہو کر چلہ کشی شروع کر دی۔ جب فارغ ہوئے تو عوام میں مشہور ہو گئے۔ جو آتا پوچھتا بلاول کا پیر یا، بلاول کا شاہ کہاں ہے۔ ہوتے ہوتے لفظ کا حذف ہو گیا۔ صرف بلاول کا پیر یا بلاول شاہ رہ گیا۔ اصل نام سید احمد تھا۔ متذکرہ بالا بیان یہ ثابت کرتا ہے۔ کہ سید احمد ہمدانی کی آمد سے پہلے دندہ شہر آباد تھا۔ دوسرا چونکہ آپ نے اپنا نام خود پوشیدہ رکھا تھا۔ اسلئے میزبان کے نام سے مشہور ہو گئے۔ جب ہم لالہ دنی چند کی تاریخی پنجابی تحریر سامنے رکھتے ہیں تو صدری بیان صرف قیاس آرائی معلوم ہوتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ دندہ کبھی آباد تھا۔ مگر جب آپ تشریف لائے تو اس کا وجود تک نہ تھا۔ جو شہر آباد کرتا ہے وہ اسی کے نام سے منسوب ہوتا ہے۔ آپ کو سب سے پہلے سائیں مست بابا نے بلاول کے نام سے پکارا تھا۔ آپ کے جو دو سندھی چیلے دندہ میں ساتھ آئے تھے۔ آپکی ساری زندگی خدمت کرتے رہے۔ اسی نام سے پکارتے تھے۔ دراصل یہ سوال قابل غور ہے۔ کہ مست بابا نے آپ کا نام اصل نام جانتے ہوئے بھی بلاول کہ کر کیوں مخاطت کیا۔ لفظ "بلاول" فقراء کی لغت میں سے ایک لقب ہے۔ جو اکثر فقراء کسی نہ کسی کو عطا کرتے آئے ہیں۔ مادھولعل حسین نے آپنے سولہ خلفاء کو جو خطاب دیے تھے۔ وہ یہ ہیں

غریب۔دیوان۔خاکی۔اور بلاول۔

ہندوستان میں چھ بلاول مشہور ہیں۔شاہ رنگ بلاول۔عدم بدھو بلاول۔شاہ مست بلاول۔شاہ بلاول دکن۔شاہ بلاول لاہور۔شاہ سلطان بلاول دندہ ضلع کیملپور۔

بلاول کا خطاب اس قدر مشہور معروف اور معزز تھا۔کہ اسکے بعد کئی فقراء نے یہی نام اختیار کیا اور کئی ایک نے القاب۔لالہ دنی چند کا بیان معقول وزن رکھتا ہے۔آپ نے اپنا نام ضرور بتایا ہوگا۔مگر سندھی آپ کو بلاول کے نام سے پکارتے تھے یہ ہی مشہور ہوا۔ملاصمد کشمیری لکھتا ہے۔کہ یہ نام آپ کو اسلئے پسند تھا۔کہ مست بابا نے مستی میں لکھا تھا۔یہ نام نہ تھا۔لقب تھا۔

جاگیر

قادر پوری سادات ہمدانی بیان کرتے ہیں کہ سید احمد ہمدانی یا انکی بیوی کے نام سوری نے کوئی جاگیر لکھ کر نہیں دی تھی۔ہمیں جو زمین ملی وہ سید گل محمد ہمدانی بن جیون شاہ ہمدانی بن نظام شاہ ہمدانی بن سید ابراہیم ہمدانی بن سید احمد ہمدانی بلاول کی خرید کردہ تھی۔جو وراثت میں اب بھی منتقل ہوتی آ رہی ہے۔سید گل محمد ہمدانی کے ساتھ چند سرکردہ شہریوں کا قبضہ زمین پر ایک تنازعہ ہوا تھا۔جو لڑائی کی صورت اختیار کر گیا تھا۔دونوں طرف سے تلوار و تبر کا استعمال آزادی سے کیا گیا تھا۔کئی قتل ہو گئے تھے۔اور شاہ صاحب بھی شہید ہو گئے تھے۔ان کی قبر اب بھی موجود ہے۔لوگ جاتے ہیں سلام کرتے ہیں۔مگر ملاصمد اور لالہ دانی چند لکھتے ہیں۔کہ سوری نے اپنی لڑکی کے نام جاگیر لکھ کر دی تھی۔جو اس کے لڑکوں میں برابر تقسیم ہوئی۔مگر سید احمد ہمدانی کی وہ اولاد جو ایرانی سیدزادی سے تھی۔اس جائیداد سے محروم رہی۔اگر سید گل محمد ہمدانی نے زمین خریدی تھی تو یہ اضافہ ہی کہا جا سکتا ہے۔

نشان قبر

دنیا میں لاکھوں بادشاہ ہوئے بڑے رعب و دبدبے سے حکومت کی تاریخوں میں نام ضرور لکھوا گئے مگر اپنی قبر کے نشان کو محفوظ نہ رکھ سکے۔اگر کوئی کامیاب ہو بھی گیا تو صرف شاندار عمارت کی وجہ سے۔یہ مقبرے سیاح کی نظریں تو کھینچ لیتے ہیں مگر عوام کا دل قابو نہیں کر سکتے۔یہ بادشاہ ہی مقبرے اپنی خوبصورتی کی وجہ سے قانوناً محفوظ رکھے گئے ہیں۔مگر فقیروں کے مقبرے کسی بادشاہ کی نظر عنائیت کے محتاج نہیں۔عوام ان پر اپنا من دھن اس وقت بھی فدا کرتے رہے جب وہ زندہ تھے۔اور اب بھی کر رہے ہیں جب یہ نظر سے پوشیدہ ہیں۔ایک دن کسی مرید نے بڑا دلچسپ سوال کیا۔(ملاصمد کشمیری)

۔۔۔کسی کے مر جانے کے بعد ہمیں کس طرح معلوم ہو کہ اللہ اس پر راضی ہے۔۔۔۔۔

۔۔۔کیا تم اپنے والدین کی قبر پر جاتے ہو۔۔۔شاہ صاحب نے اس کو اپنے موضوع پر لانے کے لیئے سوال کیا۔

۔۔۔تم اس فقیر کی قبر پر کیوں جاتے ہو۔ نہ تمہارا رشتہ دار ہے۔نہ تمہارے خاندان سے ہے۔۔۔۔

۔۔۔اس خیال سے۔۔۔کہ شاید میری کوئی رسید بوسیلہ فقیر بر آتی ہو۔۔۔۔

۔۔۔عزیز۔۔۔شاہ صاحب نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔۔۔جس فقیر کی قبر پر لاکھوں بادشاہ امیر غریب اپنے بیگانے بلا امتیاز مذہب وملت جاتے ہیں باقاعدہ سلامی دیتے ہیں۔قرآن خوانی کرتے ہیں۔دعا مانگتے ہیں۔کیا وہ اللہ کا پیارا نہیں اگر نہ ہوتا تو ان کا نشان قبر حرف غلط کی طرح مٹ گیا ہوتا۔۔۔دنیادار جب زندہ ہوتا ہے۔۔تو سونے چاندی سے کھیلتا ہے۔کیوں اس لئے کہ امیر سونے کو گلے لگاتا ہے۔غریب کو دھتکارتا ہے فقیر غریب کو آنکھوں پر بٹھاتا ہے۔سونے کو دھکیلتا ہے۔۔۔۔

آپ کی قبر تلہ گنگ ضلع کیملپور سے چند میل دور جانب غرب سڑک میانوالی پر نالہ گھبیر کے غربی کنارے پر واقع گاؤں دندہ شاہ بلاول کے اندر موجود ہے۔مقبرہ آپ کی

وصیت کے مطابق نہیں بنوایا گیا۔قبر پر ہر روز ہزاروں عقیدت مند آتے ہیں۔من دھن نچھاور کرتے ہیں۔قرآن پڑھ کر دعا مانگتے ہیں۔آپ کا سالانہ عرس باقاعدہ بڑی شان وشوکت سے آپ کی گدی نشین اولاد کی نگرانی میں سنایا جاتا ہے۔

سید احمد ہمدانی المعروف شاہ سلطان بلاول کے نکاح اول سے دولڑکوں کی ہند میں آمد۔

شاہ حسین صفوی (1694 تا1722) عیسوی نے ملا مجلسی کی قیادت میں حکومت پر مذہبی لبادہ ڈال دیا۔ملا کے نائب تخیل پرور نارے باز تقریروں نے عوام کے کان راگ آشنا اور دل کٹر بنا دیے۔ایک دوسرے کے اماموں اور صحابیوں کو مناظرہ کی تیز نوک پر چڑھا دیا۔جب دماغ الزام تراشی سے عاجز آجاتے تو بحث تلواروں کی چھنکار میں بدل جاتی۔مسجدیں جنگ کا اکھاڑا بن جاتی۔عوام جیلوں میں آخری سانس لیتے۔مولوی سونے چاندی کی چھاؤں تلے سوتے۔مبلغ اپنے کام کی داد بادشاہ سے طلب کرتے۔جب مولویانہ روش نے ایک نہ ختم ہونے والی بحث اور مذہبی جنگ کو جنم دیا۔تو بادشاہی کے کونے کونے سے ایک دوسرے کے خلاف فتوؤں کا سیلاب اُمڈ پڑا۔جب بادشاہ تک شکائیت پہنچائی گئی تو اس نے نائب اماموں (مولویوں) کی تقریروں کو الہام خداوندی سے تعبیر کیا اور مخالفین کے سروں پر یہ کہ کر تلواریں رکھ دیں کہ مجھے خواب میں امام پاک نے ان کی پیروی کرنے کی ہدایت کی ہے۔1709 عیسوی میں غلزئی سردار میرویس اس تشدد امیز رویہ پر چیخ اٹھا۔اور سلطنت شیعہ کی مخالفت میں تحریری فتوے لے کر بغاوت کر دی۔نائب اماموں کی تقریریں اور بادشاہ کی متعہ امیز کہانیاں عجیب وغریب رنگ میں بیان کرنے لگا۔افغانی اہلسنت سردار اپنے عقائد پر تنقید برداشت نہ کر سکے اور دل وجان سے میرویس کے ساتھ مل گئے۔ادھر شیخ اسلام ادھر افغانی مولویوں نے جہاد کا اعلان کر دیا۔ایک دوسرے کو کافر کہا۔اصول جنت کا آسان ترین نسخہ سمجھانے نکلے۔آن کی آن میں ایک رسول کا کلمہ پڑھنے والے میدان جنگ میں کھڑے ہو گئے۔شاہ حسین صفوی نے جبری بھرتی کا حکم نافذ کر دیا۔سید سلطان بلاول کے لڑکوں سید عبداللہ ہمدانی اور سید اسحاق ہمدانی نے بھی فوجی وردی پہن لی اور نائب اماموں کے مواعظ کے سحر زدہ فوجیوں نے مولویوں کی کمان میں افغانوں سے لڑائی کی۔ہر دو فریق مذہبی جنونی جنگ میں اپنے مخصوص نعرے لگاتے ہوئے کود پڑے۔بھائی پر بھائی چڑھ دوڑا۔افغانیوں نے میدان مار لیا اور ایرانی فوج جنگ ہار گئی۔سردار میرویس نے خود مختار افغان سلطنت کی بنیا شیعہ نظریات کی نفی پر رکھی۔جب مولویوں کی کشتہ فوج اصفہان پہنچی تو لوگوں نے غدار اور بزدل اور فراری خطابوں سے استقبال کیا۔احمد شاہ بلاول ہمدانی کے دونوں بیٹے لوگوں کی نظروں سے خود کو چھپاتے ہوئے ہمدان آئے۔والدہ عرصہ بیت گیا تھا کہ فوت ہو چکی تھیں۔دونوں بھائیوں کی بیویاں بھی اللہ کو پیاری ہو گئی تھیں۔سید عبداللہ اپنے لڑکے سید محمد اور بھائی سید اسحاق ہمدانی کو لیکر ہندوستان کی طرف آگئے اور بڑے کٹھن مصائب جھیل کر اپنے والد سید احمد ہمدانی کی خدمت میں آئے۔شاہ حسین صفوی تخت سے دستبردار ہو گیا اور قندھاری اپنے عقائد کو تلوار کے زور سے زندہ کرنے کی کوشش میں مصروف ہو گئے۔افغانیوں نے ایران کے امیروں وزیروں مولویوں اور خاندان صفویہ کے افراد کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ہر طرف انتشار پھیل گیا۔پیٹر اعظم زار روس نے باکو اور رشت پر قبضہ کر لیا۔سلطان ترک طفلس،تبریز،ہمدان،کرمان شاہ پر قابض ہوا۔رعیت نے شاہ حسین صفوی کو پاگل کہہ کر قتل کر دیا۔کہ وہی شہزادہ شاہ حسین صفوری ہے۔جس نے شاہ بلاول کو ملک بدر کیا۔سید عبداللہ ہمدانی اور شاہ اسحاق ہمدانی 1710ءعیسوی کو اپنے والد سید احمد شاہ بلاول کے پاس پہنچے۔1715 عیسوی میں سید احمد شاہ بلاول انگہ ضلع خوشاب میں وفات پا گئے اور یہ علاقہ آپ کے نام سے انگہ شاہ بلاول مشہور ہوا ہے۔اس کے بعد کے حالات پر پردہ پڑا ہوا ہے۔صرف یہ پتہ ہے کہ سب سے پہلے شاہ اسحاق تلہ گنگ تشریف لائے اور آپ نے تلہ غرب کے نالہ درگڑ پر چلہ کشی کی اور پھر وہاں سے ڈھڈیال تحصیل چکوال تشریف لائے۔تلہ گنگوی مریدوں نے جائے چلہ کشی کے اردگرد دیوار بنا دی اور نشست کو قبر میں تبدیل کر دیا یہ حویلی اب بھی موجود ہے۔لوگ سلامی کو جاتے ہیں۔

سید محمد المعروف شیر شاہ چھٹا

از روئے تحریر ملا صمد کشمیری سید محمد المعروف شاہ چھٹا اکثر دیوار پر بیٹھے رہتے کسی کسی وقت حکم دیتے چل میرے گھوڑے پھر خود ہی کہتے یہ دیوار نہیں میرا گھوڑا ہے۔دیکھو دیکھو میرا گھوڑا اسب سے آگے نکل گیا۔گرمیوں کے دن تھے۔شہزادہ جب حسب معمول دیور پر بیٹھا ہی تھا کہ چند گھوڑا سوار نیزا بازی کیلئے پاس سے گزرے کسی طنزً کہا

محمد لے آ اپنا گھوڑا نیزا بازی کیلئے ۔ یہ سنتے ہی شہزادے نے دیوار کو زور سے سوٹی رسید کرتے ہوئے کہا چل میرے گھوڑے یہ کہنا ہی تھا کہ مٹی کی دیوار سچ مچ دوڑ پڑی یہ دیکھ کر سید احمد ہمدانی جلال میں آ گئے اور فرمایا بیٹے تم نے موت خرید کر ان کا راز فاش کر دیا اور میرا دامن روشن کر دیا۔ بس اسی وقت محمد چلتی دیوار سے ایسے گرے کے بدن چور چور ہو گیا اور فوت ہو گئے۔ حقیقت میں یہ گھڑ سوار وہ مقامی شخص تھے جو سید احمد بلاول کے خلاف زبانیں چلاتے تھے اور آپ پر قسم قسم کے من گھڑت الزام لگا کر یہ ثابت کرنا چاہتے تھے۔ کہ شاہ صاحب مروجہ اسلام کے رسوم و قوانین کو مسخ کرنے کی کوشش میں مصروف ہیں اور خود شاہ بلاول کو قتل کرنے کے در پے تھے۔ سید محمد ہمدانی نے اپنی جان دے کر اپنے والد کے کردار کو ثابت کر دیا۔ ان کے دل میں اب خوف پیدا ہوا کے سرکار کے خدمت میں حاضر ہو کر معافی مانگ لیں۔ کیونکہ لوگ نتائج کے بعد سچ اور جھوٹ کی تمیز کرتے ہیں۔ شاید اسلئے سید محمد المعروف شیر شاہ چھٹا کو ان کی با مقصد موت اور نتائج خیز کرامت کی وجہ سے چوہتھ یا پنج ہتھ بھی کہتے ہیں۔ (اختتام تحریر سید عبدالرحمان ہمدانی المعروف رضا شاہ)

سید احمد شاہ بلاول کی دو شادیاں ثابت ہوتی ہیں اور آپ کے چھ فرزند تھے۔ سید ابراہیم ہمدانی، سید شہاب الدین ہمدانی، سید قطب الدین ہمدانی، سید شاہ اسحاق نوری ہمدانی، سید شاہ عبداللہ ہمدانی اور سید محمد المعروف شیر شاہ چھٹا جبکہ دندہ شاہ بلاول میں آپ کی تین شادیاں بتائی جاتی ہیں۔ آپ کا انتقال انگہ شاہ بلاول میں ہوا اور آپکو اپکی وصیت کے مطابق دندہ شاہ بلاول میں دفن کیا گیا۔ وادی سون سکیسر کے جنوب مغرب واقع پہاڑی سلسلے میں انگہ کا قدیم شہر آباد ہے۔ راویت کے وادی صون کے اس قدیم شہر کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ دندہ سے شاہ بلاول ہمدانی ٹیکے لگانے تشریف لائے۔ جسے مقامی زبان میں انگہ کہتے ہیں اور بعد میں انگہ شاہ بلاول کے نام سے مشہور ہوا اور حضرت شاہ بلاول ہمدانی گرمیوں میں انگہ قیام فرماتے تھے۔ بعد ازاں آپ نے یہیں پر وفات پائی۔ (139)۔ انگہ میں سلطان محمد فتح کی درگاہ بھی ہے۔ جو سلطان باہو کے جد تھے۔ مقامی روایت کے مطابق سلطان باہو کی والدہ راستی بی بی بھی شاہ بلاول کی مرید تھیں اور آپ نے انھیں دعا دی کے آپ کے گھر سلطان پیدا ہوگا۔

مردوال

مردوال شہر کے شمال کے جانب کوئی تین کلومیٹر کے فاصلے پر وادی کی دوسری بلند چوٹی مائی والی ڈھیری ہے۔ جو اپنی دلکشی کی بنا پر وادی کے دور تک عجب نظارہ پیش کرتی ہے۔ ڈھیری پر چڑھنے کا راستہ آسان بنا دیا گیا ہے۔ پہاڑ کی چوٹی پر ایک دربار ہے جو مقامی ایک نیک دل عورت نے تعمیر کروایا ہے۔ اس پر درجہ ذیل کتبہ ہے۔ پیروز بی بی زوجہ سید احمد ہمدانی المعروف سخی شاہ نوری سلطان بلاول۔ دندہ شاہ بلاول چکوال روایات ہے کہ مائی صاحبہ یہاں سے گزری تھیں اور یہیں دفن ہونے کی خواہش کی جو بعد میں احترام سے پوری کی گئی (140)۔

یہ اسی خان شیر سوری کی بیٹی تھیں جو سید احمد ہمدانی کے عقد میں تھیں۔ تاہم یہ بات ثابت نہیں کہ ان کے بطن سے شاہ بلاول کے کونسے دو بیٹے تھے۔ مگر ان کی بطن سے شاہ بلاول کے دو فرزند ضرور تھے۔ واللہ اعلم

پیچھے صفحہ نمبر 85 سے
اولاد سید احمد کبیر الدین بن سید نور الدین کمال بن سید احمد قتال
سید شاہ حمزہ
سید علی ہمدانی المعروف میر سیاہ پوش
سید شاہ عباس
سید جمال الدین حسین
میر باقر
میر طلحہ
میر سافحہ
میر زبیر
میر عبدالرزاق
سید محمود ہمدانی
سید محبؔ
سید ابوالحسین
سید ہاشم ← سید محمد ← سید اکبر
سید نجف ← سید عابدین ← سید عباس ← سید الف
ابراہیم
جواد
حسین ← یوسف
سید علی
سید اصغر
شجاعت علی
زاہد حسین
حسن عسکری
اظہر
علی
قمر
از کتاب شجرہ طیبہ از سید فاضل موسوی الصفوی صفحہ 84
سید زکریا
میر سید شاہ حسین ہمدانی
سید جعفر
سید موسیٰ
سید شاہ فتح اللہ ہمدانی
سید عبدالرحیم
سید نور اللہ ہمدانی
سید علی محمد ہمدانی
سید شرف ہمدانی
عبدالرحمان
سید شاہ زبیر ہمدانی
سید قاسم ہمدانی
سید محبؔ
سید احمد
سید اکبر ہمدانی
سید شاہ اسماعیل ہمدانی
سید احمد ہمدانی
سید سلطان احمد شاہ بلاول ہمدانی
(اولاد صفحہ نمبر 114 سے کتاب کے آخر تک)
سید محمد مقیم
سید محسن ہمدانی
سید محمد جعفر
سید عبدالرحمان

پیچھے صفحہ نمبر 113 سے

اولاد سید سخی سلطان احمد شاہ بلاول نوری بن سید شاہ اسماعیل ہمدانی العابدی ،الحسینی ،الاعرجی ،الہمدانی

سادات العابدیہ ،الحسینیہ ،الاعرجیہ ،الہمدانیہ

پیچھے صفحہ نمبر 114 سے

(سادات ہمدانیہ دندہ شاہ بلاول تلہ گنگ)

پیچھے صفحہ نمبر 115 سے
اولاد سید قائم بخش بن شاہ امیر عالم بن سید حیدر شاہ بن سید شاہ چراغ
سید حاجی شاہ
(اولاد صفحہ نمبر 118 پر ہے)
سید احمد شاہ
بزرگ شاہ
پیر شاہ
عنایت شاہ
شاہ باغ علی
عنایت شاہ
شاہ رنگزیب
شاہ لطف
حیدر شاہ
شاہ قطب
شاہ لطف
لعل شاہ
عارف چن
شاہ ابوالخیر
خالد حسین
طارق حسین
فانوس حیدر
محمد علی رضا
شبیر حسین
شاہ اورنگزیب
انور حسین
الطاف حسین
محمد عون
محمد حمزہ
حاجی سید محمد لعل شاہ (نرینہ اولاد نہیں)
سید امام شاہ
شاہ نورزمان
شاہ سید محمد
شاہ سلطان ابراہیم
شاہ عبدالرحمان
شاہ محمد سعید
شاہ ابوالقاسم
شاہ ابوالعلی
شاہ احمد سعید
شاہ محبوب العارفین
شاہ عبدالوہاب
شاہ عبدالغفار
شاہ عبدالجبار
شاہ عبدالفتاح
شاہ عبدالحق
شاہ انعام الحق
شاہ عبدالمنان
شاہ عبدالوحید
شاہ محمد اسحاق
لعل شاہ
نعیم الحسن شاہ
احمد حسن شاہ
ولید الحسن شاہ
عبدالمھیمن
شاہ عبدالسلام
شاہ عبدالمالک
شاہ محمد زاہد
شاہ عبدالجلیل
شاہ ابوسعید
شاہ ابوالعلی
شاہ محمد وقاص
شاہ محمد خالد
شاہ محمد ادریس
محمد عمر شاہ
شاہ محمد مظہر
شاہ محمد اسماعیل
شاہ غلام رسول
شاہ محمد انس
شاہ محمد اظہر
مشاہد حسین شاہ
وجاہت حسین شاہ
شاہ محمد فاروق
محمد ہارون
محمد عمران
شاہ محبوب العارفین
شاہ ضیاء الحق
شاہ عبدالغنی
شاہ ثناءاللہ
شاہ احسان الحق
شاہ احتشام الحق
شاہ عبدالرحمٰن
شاہ محمد اویس
شاہ محمد سیف
شاہ عبدالرزاق
شاہ رفیع الدین
خیرالدین
صبغت اللہ
سید محمد
حجتہ اللہ
کفایت اللہ
عصمت اللہ
شاہ امیر نعمان
حفیظ الرحمان شاہ
شاہ عبدالرزاق
شاہ احمد کبیر
شاہ فخر العارفین
شاہ قدرت اللہ
شکیل شاہ
شاہ ولی اللہ
شاہ عبدالقادر
شاہ عبدالعزیز
شاہ عبدالرحیم
شاہ احمد سعید
شاہ عبدالعزیز
شاہ عبدالقدوس
سلطان ابراہیم
صفی الدین
زین العابدین
شاہ محمد حمایت اللہ
شاہ محمد حکمت اللہ
شاہ محمد امانت اللہ
شاہ محمد نعمت اللہ
سید عمیر
(سادات ہمدانیہ دندہ شاہ بلاول)

پیچھے صفحہ نمبر 117 سے
اولاد سید حاجی شاہ بن سید قائم بخش بن شاہ امیر عالم
سید شاہ عبداللہ
(اولاد صفحہ نمبر 119 پر ہے)
سید امیر شاہ
عنایت شاہ
سید شہابل شاہ
شاہ حاجی
محمد شاہ
سید محمد عبداللہ شاہ
امیر علی شاہ
امجد علی شاہ
محمود علی شاہ
شہاب محمود
امیر علی شاہ
عظمت علی شاہ
پیر محمد شاہ
امیر شاہ
سید شاہ جی
عبدالواحد
صابر حسین
علی شہریار واحد
محمد عبداللہ
مدثر حسین
منصور حسین
احمد یونس شاہ
عابد حسین شاہ
کبیر علی شاہ
علی حسن شاہ
وقاص شاہ
وقار شاہ
علی حیدر
شاہ جی
شاہ زمان
دانیال حسین
قدیر حسین
دانش قدیر
حسنین علی
(سادات ہمدانیہ جھال چکیاں سرگودھا)

پیچھے صفحہ نمبر 118 سے
اولاد سید شاہ عبداللہ بن سید حاجی شاہ بن سید قائم بخش بن شاہ امیر عالم
علامہ سید چراغ شاہ ہمدانی
(اولاد صفحہ نمبر 120 پر ہے)
سید شاہ زمان
غوث زمان سید پیر محمد شاہ
سید شاہ
مہدی شاہ
حاجی شاہ
قائم بخش
میر احمد شاہ
سید غلام اکبر
عبدالغفار
عبدالجبار
واصف جبار
بشارت جبار
عبداللہ شاہ
شاہ زمان
عبدالملک
پیر شاہ
حبیب شاہ
یوسف شاہ
عابد شاہ
صفی الدین
شبیر الحسنین
ظفر علی شاہ
مظہر علی شاہ
وجیہہ الحسن
شاہ محبوب العارفین
سید نظام الدین
شاہ احمد نورانی
مظہر شاہ
سعد الدین
عبدالرحمان
فیصل انور شاہ
سبطین اکبر
سلطان اکبر
بہرام اکبر
ابوالحسن شاہ منظور
سید ابوالخیر شاہ
مہدی شاہ
سلطان العارفین
شمس العارفین
قمر العارفین
محمد احمد
محمد حماد
اویس علی
بلال علی
شاہ زمان
مظہر قیوم
(سادات ہمدانیہ قائد آباد ضلع خوشاب)
حسین احمد
حنیف احمد
کبیر احمد
علی احمد
ظہور احمد
عزیز احمد
اصغر احمد
جمال احمد
امین الحسنات
عبداللہ
عبیداللہ
بشیر احمد
توصیف احمد
طاہر احمد
خلیل احمد
محمود الحسن
سعید احمد
رفیع الدین
محی الدین
فخر الدین
محمد شاہ
نصیر الدین
حسن احمد
محمد احمد
حبیب احمد
نور احمد
بلال احمد
(سادات ہمدانیہ میاں والہ پنڈی گھیپ اٹک)

پچھلے صفحہ نمبر 119 سے

پیچھے صفحہ نمبر 115 سے
اولاد سید محمد شاہ بن سید امیر عالم شاہ بن سید حیدر شاہ بن سید چراغ شاہ ہمدانی
سید نبی شاہ
شاہ سدا گلاب
روشن شاہ
شاہ قادر بخش
نبی شاہ
شاہ شیر زمان
نور بادشاہ
احمد شاہ
شاہ عنایت علی
روشن شاہ
شاہ غلام ربانی
شاہ سدا گلاب
عنائیت شاہ
نبی شاہ
اصغر حسین شاہ
شاہ قادر بخش المعروف پیر قلندر
شاہ نعیم الدین
فیاض حسین شاہ
حسین شاہ
سعد شاہ
وقار حسین شاہ
نبیل حسین
نوید حسین
رفاقت حسین
(بلوال تحصیل تلہ گنگ)
بہادر شاہ المعروف شاہ بہادر زمان
شاہ عارف زمان
شاہ شیر زمان
شاہ نور زمان
شاہ محمد زمان
فخر الزمان شاہ
شاہ عبد المغنی
شاہ محمد سعید
(نرینہ اولاد نہیں)
شاہ محبوب العارفین
محمد فیاض حسین
ثمر حسین شاہ
امر حسین شاہ
اظہار الحسنین شاہ
زین حیدر شاہ
شاہ سلطان ابراہیم
شاہ غلام فرید
شاہ معین الدین
شاہ ابو الخیر
وقاص فرید
فیض فرید
صاحبزادہ محمد فخر جہان
صاحبزادہ محمد جمیل حسنین
سید فیض الحسن شاہ
سید ممتاز حسین شاہ
سید امتیاز حسین شاہ
سید شان حیدر ہمدانی
سید نشان حیدر
سید ابو الوفاء
سید ذیشان حیدر
سید تقی حیدر
سید نقی حیدر
سید ابن حسین
(سادات ہمدانیہ موضع پچنند، دندہ شاہ بلاول تحصیل تلہ گنگ ضلع چکوال)

پچھلے صفحہ نمبر 115 سے

پیچھے صفحہ نمبر 122 سے

(سادات ہمدانیہ موضع بڑنگا ضلع بھکر)

پیچھے صفحہ نمبر 115 سے

پیچھے صفحہ نمبر 124 سے

(سادات عابدیہ حسینیہ الاعرجیہ ہمدانیہ قادر پور تلہ گنگ)

پیچھے صفحہ نمبر 124 سے
اولا د سید سید شاہ شرف حسین بن سید شاہ فیض علی بن سید سخی سلطان شاہ قادر بخش ہمدانی
سید رنگ شاہ ہمدانی
سید عنایت شاہ ہمدانی
سید شاہ فیض علی ہمدانی
سید فضل حسین شاہ
سید شاہ شرف
سید امیر شاہ ہمدانی
سید عنایت شاہ ہمدانی
سید شہابل شاہ
سید امیر شاہ
سید شاہ رنگ زیب ہمدانی
سید محمد سبطین شاہ
سید رشید شاہ
سید فیض علی شاہ
سید کرم شاہ
سید زوار حسین
سید امیر انور شاہ
سجاد شاہ
سید شاہ رنگ زیب
سید دلدار شاہ
سید شبیر شاہ
مظاہر عباس
غلام رضا
شہابل شاہ
سید ارشاد شاہ
سید شاہ چن
امجد حسین شاہ
سید کرم شاہ
سید شاہ علی بہادر
سید شاہ فیض علی
سید شاہ امیر ہمدانی
سید کرم حسین شاہ
سید الطاف حسین شاہ
سید ابرار حسین شاہ
سید شہابل شاہ ہمدانی
سید شرف حسین شاہ
سید فضل حسین شاہ
سید سجاد حسین شاہ

پیچھے صفحہ نمبر 124 سے
اولاد شاہ علی ھادی بن شاہ زمان بن شاہ گل محمد بن جیون شاہ بن نظام الدین بن شاہ ابراہیم بن شاہ بلاولؒ
لعل شاہ
شاہ شیر بخش (اولاد صفحہ نمبر 128 پر ہے)
شاہ سلطان بخش
پیر محمد شاہ ہمدانی
شاہ علی مدد
محبوب شاہ
شاہ امام علی
احمد شاہ
رنگ شاہ
محمد شاہ
فتح اللہ شاہ
زمان شاہ
حیدر شاہ
شہابل شاہ
حسن شاہ
حیدر شاہ
شاہ سید علی
کرم شاہ
شاہ شریف
شاہ شریف
پیر شاہ
امام شاہ
مہدی شاہ
امیر شاہ
اکبر شاہ
شاہ نواز
شیر شاہ
شاہ گل پیر
جلال شاہ
شاہ اورنگزیب
مظہر حسین شاہ
مزمل شاہ
احمد شاہ
نذر حسین مہدی شاہ
حیدر شاہ
نذر حسین شاہ
ستار شاہ
بہاول شاہ
سلطان بخش
شاہ نواز
ملازم حسین
اظہر عباس
ثقلین عباس
شہابل شاہ
نوبہار شاہ
الطاف حسین
بشیر حیدر
نور شاہ
حسین شاہ
غلام عباس شاہ
اختر شاہ
فتح شاہ
گامے شاہ
فیروز شاہ
علمدار حسین
محبوب شاہ
جلال شاہ
کرنل شاہد عباس
رضا عباس
وجاہت حسین
نثار عباس
بشارت حسین
وزیر حسین
زاہد عباس
لیاقت علی
صداقت حسین
مجاہد عباس
صباحت علی
کاظم عباس
ظفر عباس
اسد عباس
عاشق حسین شاہ
فدا حسین شاہ
شاہ نواز
کرم شاہ
مبشر حسن
عابد حسین شاہ
ندیم عباس شاہ
شجاعت رضا
علی رضا
مظہر الحسن
مدثر الحسن
مبشر الحسن
جواد حیدر
جرار حیدر
شبر عباس
مدبر الحسن
دائم عباس
عزادار عباس
سالار عباس
ولایت شاہ
عنایت شاہ
احمد شاہ
رنگ شاہ
شاہ سید علی
عنائیت شاہ
بہار شاہ
غلام قادر شاہ
شاہ فیض
ہاشم دریا شاہ
پیر شاہ
گامے شاہ
عنایت شاہ
اعجاز حسین
نجم الحسن شاہ
عون رضا
علی رضا
کامران شاہ
محسن شاہ
رنگ شاہ
احمد شاہ
محمد عابس علمدار
وقار حسین
انوار حسین
عنایت شاہ
ولایت شاہ
امیر احمد شاہ
آغا حسن
عدیل شاہ
تصور حسین
سید امیر
حسن شاہ
محمد عون
دانیال حیدر
علی شاہ
موسیٰ شاہ
عمران شاہ
مظہر حسین
(سادات عابدیہ حسینیہ الاعرجیہ ہمدانیہ قادر پور تلہ گنگ)
علی اختر
بہاول شاہ
سردار شاہ
منظور حسین
حیدر شاہ
شاہ سلطان اکبر
بہار حیدر
بلال حیدر
احسان الحق
عنائیت اللہ
حکمت اللہ
کفایت

پچھلے صفحہ نمبر 127 سے
اولاد شاہ شیر بخش بن شاہ علی ھادی بن شاہ زمان بن شاہ گل محمد بن جیون شاہ بن شاہ نظام الدین بن شاہ ابراہیم
شاہ امام بخش المعروف شاہ احمد بخش
حاجی شاہ
بہاول شاہ
گامے شاہ
جعفر شاہ
عباس علیشاہ
کرم حسین شاہ
ریاض حسین شاہ
بہاول شاہ
صدا حسین شاہ
ولایت شاہ
غلام شبیر شاہ
طالب حسین شاہ
ضیغم عباس شاہ
گامے شاہ
فانوس حیدر
محسن عباس
رضا عباس
سجاول شاہ
شاہ احمد بخش
رنگ شاہ
ضرغام عباس شاہ
عمران حیدر شاہ
مزین عباس شاہ
بہاول شاہ
حاجی شاہ
اعجاز شاہ
اجمل شاہ
ضرغام شاہ
ممتاز حسین
مشتاق حسین
محمد مزین شاہ
بلاول شاہ
مبشر عباس
صداقت حسین
ضیغم عباس
گامے شاہ
باقر عباس
ناظم عباس
ضیاء عباس
ظہیر عباس
خرم عباس
حیدر شاہ (چنگا)
شاہ گل پیر (لاوہ)
شاہ عبداللہ (قادر پور)
شاہ شیر بخش
لعل شاہ
شاہ غلام
ولایت شاہ
شاہ منظور
امداد حسین شاہ
عباس علی شاہ
بخت بیدار شاہ
تنویر عباس
فضل عباس
عباس رضا شاہ
غضنفر عباس شاہ
فرحت عباس شاہ
بخت بیدار
اسد بیدار علی شاہ
علی ھادی
ضامن شاہ
کاظم شاہ
حامد شاہ
عباس علی شاہ
حسین الاصغر
جواد احمد
شاید عباس
عمار حیدر
لعل شاہ
امداد علی شاہ
منیر حیدر
امتیاز حیدر
مختیار حیدر
بنیاد حیدر
اختر حسین
فانوس حیدر شاہ
شفقت عباس
نیئر عباس
شاہ شیر بخش
ذیشان حیدر
یزدان حیدر
کامران حیدر
حسن عباس
عقیل عباس
حیدر عباس
اشتیاق حسین
اعجاز حسین شاہ
الطاف حسین شاہ
عاشق حسین شاہ
اقبال حسین شاہ
شاہ احمد بخش
احسان الحق شاہ
عباس الحسین شاہ
سجاد حسین شاہ
غلام حسنین شاہ
تبسم علی شاہ
عاشر اعجاز
غلام محی الدین
صہیب حیدر شاہ
فضل عباس
عظمت عباس
رنگ علی شاہ
حنفی پیر شاہ
حسن رضا شاہ
تصور حسین شاہ
عامر حسین شاہ
پیر ولایت شاہ
طالب حسین شاہ
مبارک شاہ
شاہ امیر حسین
غلام عباس شاہ
عنایت حسین
شاہ شیر بخش
علی حیدر ہمدانی
فارس عباس
عمران حیدر
اکرام حیدر
محمد عون عباس
رنگ علی شاہ
نذیر حیدر شاہ
ارشاد علی شاہ
فیض علی شاہ
سلیم علی شاہ
ولایت حیدر
محمد منان حیدر
محمد صدیق حیدر
منیر حسین شاہ
شفقت حسین شاہ
تصور حسین شاہ
ریاضت حسین شاہ
صداقت حسین شاہ

پیچھے صفحہ نمبر 115 سے
اولاد سید علی شاہ بن شاہ ابراہیم سرکار بن سید سخی سلطان احمد شاہ بلاول نوری ہمدانی
سید رحیم شاہ
سید محمد شاہ
(اولاد صفحہ نمبر 136 پر ہے)
سید کبیر شاہ
سید اکبر شاہ
سید باقر شاہ
نوری شاہ عبداللہ
(اولاد صفحہ نمبر 134 پر ہے)
شاہ نور حسن
اگر شاہ
سید غلام شاہ (اولاد صفحہ نمبر 130 پر ہے)
ہدائیت شاہ (ان کی اولاد ہدایت شاہال کہلاتی ہے)
حیدر شاہ
شاہ سید جلال
بہادر شاہ
شاہ فیض علی
محمد شاہ
کرم شاہ
محمد حسین
عاشق شاہ
مزمل شاہ
ہدائیت شاہ
ولائیت شاہ
شاہ فیض علی
اگر شاہ
شاہ غلام جیلانی
شاہ چن پیر
شاہ محبوب شاہ
شاہ رنگزیب
شاہ نور زمان
منیر حسین شاہ
ڈاکٹر غلام اکبر شاہ
ممتاز حسین شاہ
شاہ محمد زبیر
نادر علی شاہ
اکبر علی شاہ
جعفر علی شاہ
احمد علی شاہ
شاہ سید جلال
شاہ سورا
شاہ زین العابدین
شاہ محمد فیضان
سید محمد جودا
فرحان حسن شاہ
حمزہ
عاشر متعال
اطلس متعال
شاہ محمود الحسن
شاہ غلام ربانی
شاہ حسین علی
شاہ محمد امیر
عمران محمود شاہ
محمد علی شاہ
شاہ فواد الحسن
شاہ زوہیب الحسن
شاہ محمد ذشیان
شاہ چن پیر
مہر علی شاہ
محبوب علی شاہ
محمد شاہ
مختیار حسین شاہ
اعجاز حسین شاہ
منظور حسین شاہ
شاہ بلال
ہدائیت شاہ
علی رضا
ابرار حسین شاہ
اشفاق علی شاہ
(سادات ہمدانیہ دندہ شاہ بلاول تحصیل تلہ گنگ)
محمد منظور حیدر
محمد نعمان حیدر
محمد صدیق حیدر
محمد جرار حیدر

پیچھے صفحہ نمبر 129 سے

پیچھے صفحہ نمبر 130 سے
اولاد شاہ سلطان علی بن غلام شاہ بن باقر شاہ بن اکبر شاہ
سید مہر شاہ (انکی اولاد میر شال کہلاتی ہے)
سید شاہ پیر بخش (انکی اولاد پیر بخشال کہلاتی ہے)
عبداللہ شاہ
مقیم شاہ
لعل شاہ
(اولاد صفحہ نمبر 133 پر ہے)
سید شاہ نور حسن
حیدر شاہ
(اولاد صفحہ نمبر 132 پر ہے)
گلاب شاہ
احمد شاہ
ولائیت شاہ
گلاب شاہ
سید شاہ
عبداللہ شاہ
شاہ پیر بخش
حبیب شاہ
امید شاہ
شاہ گل حسن
شاہ قادر بخش
مہر شاہ
ولائیت شاہ
سعادت شاہ
اختر علی شاہ
شاہ شیر بخش
پیر میر احمد شاہ
صداقت علی شاہ
ذبیح اللہ شاہ
شاہ پیر بخش
فخر الزمان شاہ
عنائیت حسین شاہ
امید شاہ
احمد علی شاہ
محمد عبداللہ ہارون
سفیان حیدر
عدنان حیدر
ساجد حسین شاہ
محمد طلحہ حسین بلاول
مصور شاہ
شبیر حسین شاہ
احسن عبداللہ شاہ
سجاد حسین شاہ
اظہر علی شاہ
محمد زین العابدین شاہ
اصغر علی شاہ
سعد عبداللہ
سکندر علی شاہ
صمیم سکندر
وسیم سکندر
مظہر علی شاہ
ناصر علی شاہ
شاہ عبدالباسط
لعل بادشاہ
پھول بادشاہ
غلام حیدر شاہ
شاہ نور حسن
امیر حسین شاہ
مشتاق حسین شاہ
پیر سید شاہ عبدالباسط ہمدانی
الطاف حسین شاہ
امتیاز حسین
امید علی شاہ
بوعلی شاہ
غلام نظام الدین حسن
محمود علی شاہ
الفاظ شاہ
میر احمد شاہ
عون علی شاہ
عامل شاہ
نظام المحمود حسن
بہرام المحمود حسن
انور حسین شاہ
تنویر حسین شاہ
مدثر حسین شاہ
زیشان شاہ
نصر المحمود
فخر المحمود
حسن محمود

پیچھے صفحہ نمبر 131 سے

پیچھے صفحہ نمبر 131 سے
اولاد لعل شاہ بن شاہ پیر بخش بن شاہ سلطان علی بن غلام شاہ بن باقر شاہ
سید شریف شاہ
سید کرم شاہ سبز پوش
غوث زمان حضرت لعل شاہ (مزار تونسہ شریف)
ولائیت شاہ
شاہ محمد عارف
شاہ غلام ربانی
حامد علی شاہ
ہیبت علی شاہ
فدا حسین شاہ
ریاض حسین شاہ
محمد شاہ
امیر عالم شاہ
عاشق حسین شاہ
ذاکر حسین شاہ
خادم شاہ
احمد شاہ
شہزار حیدر
رضوان حیدر
فرحان حیدر
باقر حسین
مختیار حسین
ریاض حیدر
ذکاء الحیدر
صابر حسین شاہ
شبیر حسین شاہ
قدیر حسین شاہ
عاقب حسین
زین العابدین
احمد علی شاہ
فخر علی شاہ
عمران علی شاہ
سجاد علی شاہ
اسد علی شاہ
عرفان علی شاہ
آصف علی شاہ
بشارت علی شاہ
سلطان علی
محمد علی
نذر علی
حسین علی
کرم علی
عارف حسین
شرف حسین شاہ
محسن علی
حامد علی
تنویر حیدر
سجاد حیدر
مبشر
رکن عالم
(سادات ہمدانیہ دندہ شاہ بلاول تحصیل تلہ گنگ)

پیچھے صفحہ نمبر 129 سے
اولاد حافظ نوری شاہ عبداللہ بن سید باقر شاہ بن اکبر شاہ بن کبیر شاہ بن رحیم شاہ بن سید علی شاہ
عنایت شاہ
شاہ جندوڈا
روشن شاہ
سید پہلوان شاہ
(اولاد صفحہ نمبر 135 پر ہے)
ستار شاہ
غوث زماں سید شاہ مراد ہمدانی
(خلیفہ مجاز خواجہ غلام فرید کوٹ مٹھن ۔ متوفی 1913 سن عیسوی)
شاہ محمد امین
شاہ محمد حنیف المعروف حنفی پیر
منظور شاہ
ارشاد شاہ
اختر حسین شاہ
علمدار حسین
ساجد شاہ
فاروق حسین
عابد حسین شاہ
شبیہ الحسنین
شاہ شرف
مبارک شاہ
حسن شاہ
علامہ نادر شاہ
حیات شاہ
حیدر شاہ
فتح شاہ
جعفر شاہ
ولائیت شاہ
حسن شاہ
ستار شاہ
نوری پیر
غلام حسین شاہ
قطب شاہ
شرف شاہ
نوید شاہ
انوار الحسنین
اظہار الحسنین
عنائیت شاہ
قطب شاہ
نوری شاہ عبداللہ
محبوب العارفین
سلطان العارفین
ڈاکٹر آصف رضا
محمد قاسم شاہ
انور شاہ
افتخار شاہ
باقر شاہ
امین شاہ
عنائیت شاہ
علی رضا
حامد رضا
محمد رضا
محمود الحسن
فیض الحسن
مشتاق حسین
مراد حسن
ناظر حسن
مبارک شاہ
جواد الحسن شاہ
محمد شاہ
نذر حسین شاہ
عنائیت شاہ
حیات شاہ
جعفر حسین
اکبر حسین
اصغر حسین
سعید
وقار
عظمت حسین
عامر حسین
رضوان حسین
قیام الحسنین
ابوالخیر شاہ
امتیاز حسین شاہ
اقبال حسین شاہ
عامر حسین شاہ
علی حیدر
علی افضل
عرفان امین شاہ
فیاض حسین
احمد حسین
شاہ اسحاق
عباس علی شاہ
مجتبیٰ حسن
ریاض حسین
ابرار حسین شاہ
محمد عبداللہ شاہ
الطاف شاہ
نذر حسین شاہ
احمد حسین شاہ
اعجاز حسین شاہ
فیضان
سمیر
عنائیت شاہ
اقتدار حسین
افتخار حسین
ایثار شاہ
حیات شاہ
قدیر شاہ
ناصر شاہ
زین العابدین

پیچھے صفحہ نمبر 134 سے
اولاد پہلوان شاہ بن حافظ نوری شاہ عبداللہ بن سید باقر شاہ بن اکبر شاہ بن کبیر شاہ بن رحیم شاہ بن سید علی شاہ
سید برہان شاہ
سید امیر شاہ
سید ولائیت شاہ
سید قطب شاہ
پیر سید شاہ محمد رضا ہمدانی (ڈھرنال)
سید عابد حسن
سید علی حسن
شاہ عبدالعزیز
شاہ عبداللہ
شاہ محمد امیر
شاہ عبدالواحد
شاہ محمد ناصر
عبدالباسط
الحسن محمودا
محمد الحسن
احمد حسن
احمد کبیر شاہ
فرمان شاہ
سید سیدن شاہ
سید شاہ مراد
سید شیر بادشاہ
سید برہان شاہ
احمد کبیر شاہ
قطب شاہ
غضنفر علی شاہ
علی ذوالقرنین
شعیب شاہ
امین فصیح
احمد فصیح
شبیر حسین شاہ
ارشد حسین شاہ
غلام عباس شاہ
سید پہلوان شاہ
سلطان ابراہیم
شاہ اسماعیل
اسحاق
موسیٰ
احمد
شاہ عبدالماجد
ساجد علی شاہ
واجد علی شاہ
عنصر علی شاہ
فرحان شاہ
ہارون شاہ
فاروق شاہ
شاہ محمد طاہر
شاہ محمد طیب
سید عطااللہ شاہ
سید امیر شاہ
سید تنزیل بلال
سید حسن عطا
شاہ محمد ظاہر
عمیر شاہ
سیدن شاہ
سید وقاص
اویس
سید احمد کبیر
عبدالبصیر
پہلوان شاہ

پچھلے صفحہ نمبر 129 سے
اولاد سید محمد شاہ ہمدانی بن سید رحیم شاہ بن سید علی شاہ بن شاہ ابراہیم بن سید احمد شاہ بلاول
محمد شاہ
حیدر شاہ
شاہ نور حسین
برہان شاہ
جواہر شاہ
ہدایت علی شاہ
فیروز شاہ
عنایت علی شاہ
مرادن شاہ
سجاول شاہ
محمد شاہ
ولایت شاہ
عبدالرزاق شاہ
اورنگزیب شاہ
کرم شاہ
جہان شاہ
نور شاہ
امیر شاہ
اعجاز حسین شاہ
ولایت شاہ
زمان شاہ
فرمان شاہ
نثار حسین شاہ
الطاف حسین شاہ
سجاد حسین شاہ
اسر حیدر
کرار حیدر
پیر شاہ
احمد پیر شاہ
چن پیر شاہ
گل پیر شاہ
امیر شاہ
اقتدار حیدر
فیاض حیدر
رفیع اکبرکات
رفیع الدرجات
امجد اقبال شاہ
ریاض حسین شاہ
نیاز حسین شاہ
احمد کبیر حیدر
رفیع الدرجات
نصیر حیدر
قدیر حیدر
شبیر حیدر
توقیر حیدر
تنویر علی شاہ
عابد حسین شاہ
منور حسین شاہ
حسن رضا
محسن رضا
احمد رضا
برکات حیدر
عنایت حسین شاہ
محمد حسین شاہ
تصدق حسین شاہ
ولایت شاہ
مہر علی شاہ
حسنین اقبال شاہ
عامر رضا شاہ
طاہر عباس شاہ
ابرار حیدر
افتخار حیدر
زاہد حسین شاہ
شاہد حسین شاہ
یوسف ظاہر
علی اصغر
یاہیر عباس
تصدق عباس
غضنفر عباس
امین الثقفات
امین الحسنات شاہ
محمود اختر شاہ
تجمل حسین شاہ
مظہر حسین شاہ
نذر حسین شاہ
منظور حسین شاہ
ذوالقرنین حیدر
مصطفےٰ حسین
عمران حیدر
ارسلان حیدر شاہ
علی زبیر شاہ
عمیر حسین شاہ
قمر عباس شاہ
حسین شاہ
انیس حیدر
ادریس حیدر
قیصر رضا شاہ
قاسم رضا شاہ
نعیم شہزاد شاہ
اسد منیر شاہ
بدر منیر شاہ
سادات ہمدانیہ غریب وال جہلم
نور العارفین
زین العابدین

پیچھے صفحہ نمبر 115 سے

اولاد شاہ داتا بن شاہ ابراہیم بن سید احمد المعروف شاہ بلاول ہمدانی نور اللہ مرقدہ،

سادات ہمدانیہ کھائی تحصیل کلر کہار ضلع چکوال

پیچھے صفحہ نمبر 115 سے

پیچھے صفحہ نمبر 115 سے

اولاد شاہ خوشی محمد بن شاہ ابراہیم بن سید احمد المعروف شاہ بلاول ہمدانی قدس سرہ، العزیز

↓

فتح اللہ شاہ (مزار میال شریف تحصیل چوآسیدن شاہ)

↓

شاہ سلطان ہمدانی

↓

شاہ چراغ ہمدانی

↓

نادر شاہ ہمدانی

↓

جہان شاہ ہمدانی

↓

امام شاہ ہمدانی

↓

حسن شاہ ہمدانی

↓

گوہر شاہ ہمدانی

↓

غلام حسین شاہ ہمدانی المعروف گڑھے بن سرکار

↓

محمد غوث شاہ ہمدانی — مقبول حسین شاہ ہمدانی

محمد غوث شاہ ہمدانی کی اولاد:

- مولانا عاشق حسین شاہ نقشبندی (سجادہ نشین آستانہ عالیہ میال شریف)
  - حافظ زبیر حسین شاہ
  - حافظ آصف حسین شاہ
  - حافظ انوار حسین شاہ
- نیاز حسین شاہ
  - حامد علی شاہ
  - صداقت علی شاہ
  - لیاقت علی شاہ
- زاہد حسین شاہ
  - مذبر ہمدانی
  - اویس ہمدانی
  - طلعت ہمدانی
- سلطان احمد شاہ
- ریاض حسین شاہ
  - حبیب سلطان ہمدانی

مقبول حسین شاہ ہمدانی کی اولاد:

- گل حسن شاہ
  - حسنات الحسن شاہ
  - برکات الحسن شاہ
- نیئر عباس شاہ
- طاہر عباس شاہ
  - سید بلاول ہمدانی
- نصیر عباس شاہ

سادات ہمدانیہ موضع میال تحصیل چوآسیدن شاہ

پیچھے صفحہ نمبر 115 سے
اولاد شاہ راجہ بن شاہ ابراہیم بن سید احمد المعروف شاہ بلاول ہمدانی قدس سرہٗ
حسن شاہ
شیر شاہ
نور شاہ
احمد شاہ
بڈھا شاہ
علی شاہ
نیاز علی شاہ
باغ علی شاہ
شرف شاہ کہانہ
محمد شاہ
ستار شاہ
فضل شاہ
احمد شاہ
مددعلی شاہ
حضرت غلام شاہ ہمدانیؒ
خواجہ قطب الدینؒ
بہادر شاہ
ولایت شاہ
نذر حسین شاہ
ولایت شاہ
امیر عالم شاہ
محمد شاہ
باغ علی شاہ
دستار علی شاہ
محمد حسین شاہ
فضل حسین شاہ
مظفر حسین شاہ
غلام عباس شاہ
تصدق
محمد اکبر
محمد اصغر
امداد
صفدر
طفیل
منظور
جواد حسین
علی حسنین
علی حسنین
محمد علی حسن
محمد علی محسن
محمد علی رضا
محمد علی کاظم
حسن عسکری
علی حسن
علی محسن
علی رضا
الطاف حسین شاہ
قربان حسین شاہ
فدا حسین شاہ
محمد قمر الزمان
محمد شاہ
علی اصغر
مشتاق حسین
ممتاز حسین
ثمر عباس
قمر عباس
شبر عباس
کنز العباس
قلب عباس
علی اکبر شاہ
احمد شاہ
امتیاز حسین شاہ
علی عباس شاہ
محمد علمدار عباس
محمد ضمیر عباس
محمد زوہیر
عمیر شبیر
باقر خلیل
(سادات ہمدانیہ ہرن پور، سدھوال، جہلم)

پیچھے صفحہ نمبر 115 سے
اولاد سید شاہ قطب الدین بن سید سخی سلطان احمد شاہ بلاول بن سید شاہ اسماعیل ہمدانی
سید شاہ کبیر ہمدانی
سید جیون شاہ ہمدانی
(اولاد صفحہ نمبر 146 پر ہے)
سید شاہ جلال الدین ہمدانی
سید باقی شاہ ہمدانی
(اولاد صفحہ نمبر 147 پر ہے)
سید شاہ مرزا ہمدانی
شاہ گل شیر ہمدانی
سید محمد شاہ ہمدانی
فرمان شاہ
شاہ عبداللہ ہمدانی
غوث الزماں سید شاہ عالم ٹاہلیاں والے
(مزار شریف موضع چکی نزد میال، تلہ گنگ)
کرم شاہ
(اولاد صفحہ نمبر 142 پر ہے)
شیر شاہ
(اولاد صفحہ نمبر 143 پر ہے)
فتح شاہ
لعل شاہ
(اولاد صفحہ نمبر 145 پر ہے)
حاجی شاہ
چن شاہ
قطب شاہ
فضل حسین شاہ
وزیر حسین شاہ
شاہ قادر بخش
صفدر حسین شاہ
محمد علی شاہ
مسعود جمیل
حامد جلیل
اوصاف قادر
محمد عباس
شاہد عباس
احمد محمد رضا شاہ
حسن رضا شاہ
باسط رضا شاہ
حیدر شاہ
محمد شاہ
سیدن شاہ
لعل شاہ
گل شاہ
شاہ زمان
کرم شاہ
کرم شاہ
لعل شاہ
محمد شاہ
ظہور شاہ
پیر ولایت شاہ
عنایت شاہ
عالم شاہ
شاہ عبدالرحمٰن
امتیاز شاہ
قیصر شاہ
عبدالوہاب شاہ
عبدالعزیز شاہ
عبدالمالک
عبدالقادر شاہ
احمد حسن شاہ
کرم شاہ
اکبر شاہ
عبدالمجید شاہ
شاہ گلزار
اعتزاز حسن
ریاض شاہ
شاہ حسین
طاہر عباس
محمد شاہ
خرم حسین
شاہ سلطان ابراہیم
الطاف حسین
جاوید حسین
اقبال شاہ
ناصر حسین
اعجاز حسین
زاہد حسین
وحید حسین
کرم شاہ
بہادر شاہ
مہدی شاہ
لعل شاہ
شاہ عبداللہ
ارشد حسین
جاذب حسین
حافظ حسین شاہ
پھل پیر شاہ
محبوب عالم
نوری پیر شاہ
محمد سعید شاہ
منور حسین شاہ
میر احمد شاہ
ثقلین شاہ
کمیل عباس
مدثر شہزاد
محمد بلال
منیب حیدر
حسیب حیدر

پیچھے صفحہ نمبر 141 سے

پچھلے صفحہ نمبر 141 سے
اولاد سید سخی شیر شاہ بن سید شاہ عالم ٹاہلیاں والے بن سید محمد شاہ بن سید گل شیر شاہ ہمدانی
سید شاہ زمان ہمدانی
سید گل شاہ
سید سیدن شاہ ہمدانی
سید حیدر شاہ ہمدانی
(اولاد صفحہ نمبر 144 پر ہے)
امیر حاجی شاہ
حبیب اللہ شاہ
خدا بخش شاہ
قادر بخش شاہ
غضنفر اللہ شاہ
نعمت اللہ شاہ
عطااللہ
امیر عالم شاہ
مزمل شاہ
محمد اسلم شاہ
رفیع اللہ
امین اللہ شاہ
سید آصف شاہ
محمد افضل شاہ
محمد صفدر شاہ
سید محمد انور شاہ
سید سعادت مہدی شاہ
سید محمد اکرم شاہ
سید اختر شاہ
لیاقت علی
امجد علی
اظہر علی
مظہر علی
اطہر علی
ظفر علی
سید زاہد حسین
سید شاہد حسین
سید علی حمزہ
سید محمد زین عمر
سید محمد فاروق شاہ
سید مسعود شاہ
(سادات ہمدانیہ عیسیٰ خیل میانوالی اور رحیم یار خان)

پیچھے صفحہ نمبر 143 سے
اولاد سید حیدر شاہ بن سید شاہ زمان بن سید سخی شیر شاہ بن سید شاہ عالم ٹاہلیاں والے
سید گل پیر شاہ
سید امیر شاہ
سید پیر ولائیت شاہ
عنائیت علی شاہ
سید محمد حنیف شاہ
احمد سعید شاہ
عنائیت اللہ شاہ
حفیظ اللہ شاہ
حسن شاہ
شہباز شاہ
شہناز شاہ
شاہ حسین
شاہ منصور
شہزاد شاہ
علی شاہ
اصغر علی شاہ
نذر حسین شاہ
صفدر علی شاہ
اکبر علی شاہ
عابد علی شاہ
ثنا اللہ شاہ
محمد ضیا اللہ شاہ
یاسر علی شاہ
اسرار علی شاہ
بابر علی شاہ
عزیز احمد شاہ
صغیر احمد شاہ
ظہیر احمد
اویس احمد
عمیر احمد
فیض محمد شاہ
سید محمد اسحاق شاہ
(بھکر)
خیر شاہ
محمد فیاض شاہ
(رحیم یار خان)
محمد اسلم شاہ
محمد رزاق شاہ
طاہر شاہ
منور شاہ
یونس محمود
محمد فاروق شاہ
محمد عابد
حماد شاہ
جواد شاہ
طفیل احمد شاہ
محمود عالم
محمد حسین
قاری شاہ نواز (فیصل آباد)
عامر اسحاق شاہ ایڈووکیٹ (بھکر)
محمد اشفاق شاہ
احمد اسحاق شاہ
محمد آصف
صابر شاہ
خالد محمود شاہ
اقرار شاہ
وقار شاہ
محمد عبداللہ شاہ
محمد ابراہیم شاہ
(سادات ہمدانیہ بھکر، عیسیٰ خیل، برزی)

پیچھے صفحہ نمبر 141 سے

پیچھے صفحہ نمبر 141 سے

پیچھے صفحہ نمبر 141 سے
اولاد سید باقی شاہ بن سید شاہ جلال الدین بن سید شاہ قطب الدین بن سید سخی سلطان احمد شاہ بلاول
سید قلم شاہ
(اولاد صفحہ نمبر 152 پر ہے)
سید شاہ فتح محمد
سید سخی کرم شاہ
(اولاد صفحہ نمبر 150 پر موجود ہے)
سید جیون شاہ
لکھی شاہ
حسین شاہ
(اولاد صفحہ نمبر 148 پر موجود ہے)
سید لطف شاہ
امیر شاہ
سید قادر بخش
سید شاہ
پہلوان شاہ
زمان شاہ
فرمان شاہ
چراغ شاہ
احمد شاہ
محمد شاہ
مہر شاہ
امیر شاہ
لطف شاہ
عقسیم شاہ
دائم شاہ
شرف شاہ
بزرگ شاہ
نبی شاہ
بہادر شاہ
غلام شاہ
محمد شاہ
ستار شاہ
خیر شاہ
لعل شاہ
قاسم شاہ
محمد شاہ
قادر بخش
گل پیر شاہ
علی حیدر
چن پیر
علی اکبر
فیض علی
مدد علی شاہ
محمد شاہ
فتح شاہ
عبداللہ شاہ
رحمان شاہ
کرم شاہ
محمد سعید
پیر شاہ
شاہ محمد
جیون شاہ
شیر شاہ
احمد شاہ
لطیف شاہ
شریف شاہ
محمد شاہ
مہر شاہ
فیض علی
زین العابدین
اصغر علی
اکبر علی
مظفر شاہ
کرم شاہ
نور شاہ
محمد شاہ
حیدر شاہ
مقصود حسین
تصور حسین
مومن علی
فاضل حسین
جیون شاہ
فردوس شاہ
فرزند حسین
فدا حسین
مقصود شاہ
شاہ شرف
مزمل شاہ
جہان شاہ
مردان شاہ
جعفر شاہ
گل پیر
جہان شاہ
سجاول شاہ
شاہ جہان
سونے شاہ
بھاون شاہ
شاہ نواز
سیدن شاہ
داون شاہ
سردار علی شاہ
چراغ شاہ
امام شاہ
احمد شاہ
فتح شاہ
خورشید احمد شاہ
عبدالحکیم
محفوظ حسین
حسین احمد
اسد حسین
(سادات ہمدانیہ کھوتکہ خوشاب)

پیچھے صفحہ نمبر 147 سے

(سادات ہمدانیہ کھوتکہ خوشاب)

پیچھے صفحہ نمبر 148 سے

(سادات ہمدانیہ کھوتکہ خوشاب)

پیچھے صفحہ نمبر 147 سے
اولاد سخی سید کرم شاہ بن سید باقی شاہ بن سید شاہ جلال الدین بن سید قطب الدین
غوث الزماں سید سخی چھٹن شاہ ہمدانی
(مزار لکھیوال سرگودھا)
سید مہر شاہ
(اولاد صفحہ نمبر 151 پر موجود ہے)
سید نور شاہ
سید خیر شاہ
غلام شاہ
رنگ شاہ
باقر شاہ
سید امیر شاہ
جیون شاہ
خادم حسین شاہ
چراغ شاہ
شوکت حسین
ریاض حسین
سید محسن عباس
لعل شاہ
گل شاہ
سید کرم حسین
سید امیر حسین
سید مقصود حسین
حسن شاہ
محمد وارث
اختر حسین
عابد حسین
سجاد حسین
واجد علی شاہ
عمران شاہ
سید سلطان علی شاہ
غلام محمد شاہ
باقر شاہ
اختر حسین شاہ
توقیر حسین شاہ
سید فضل عباس شاہ
فیاض حسین شاہ
امداد حسین شاہ
عابد حسین شاہ
سید فتح شاہ
سید نبی شاہ
پیر شاہ
احمد شاہ
قلندر شاہ
اشرف شاہ
محمد شاہ
احمد شاہ
طالب شاہ
کرم شاہ
سید علی حسن
سید قلندر شاہ
غضنفر شاہ
مقبول شاہ
عنائیت شاہ
سید انتظار مہدی
فرح حسین
شبیہ الحسین
خیر شاہ
کرم شاہ
مہدی شاہ
باقر شاہ
شاہ نواز
جیون شاہ
سلطان علی شاہ
خیر شاہ
رنگ شاہ
گل شاہ
کرم شاہ
عنائیت شاہ
(سادات ہمدانیہ لکھیوال شریف سرگودھا)